بعونہ تعالیٰ

مختصر جغرافیہ پنجاب

نو ترمیم

جسکو

گلاب سنگھ سابق مدرس و مینیجر رسالہ مفید عام مدارس نے واسطے استعمال

طلبائے مدارس سرکاری کے

تالیف کیا

۲۵ ویں دفعہ

بعد نظر ثانی باضافہ اسٹیشن ہائے ریلوے و اکثر مطالب مفید جدید کے

سنہ ۱۸۹۴

مطبع مفید عام لاہور میں باہتمام منشی گلاب سنگھ مالک و مہتمم کے چھپا

قیمت فی جلد . . . . ۱ر ۲ پائی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مختصر جغرافیہ پنجاب

وجہ تسمیہ - اکبر بادشاہ کے عہد مین بسبب ہونے پانچ دریاؤن کے اس ملک کا نام پنجاب[1] ہوا - اور وہ پانچ دریا یہ ہین ستلج - بیاس - راوی - چناب - جہلم -

نقاط سمت - چار ہین - شمال - جنوب - مشرق - مغرب - اور نقشہ پر شمال اوپر - جنوب نیچے - مشرق داہنے ہاتہہ - مغرب بائین ہاتہہ کو ہوتا ہے -

وسعت پہلے ستلج اور سندہ کے درمیان کا ملک پنجاب کہلاتا تہا اب اور بہت سا علاقہ شامل ہوکر طول زیادہ سے زیادہ ۰۰ ۸ میل اور عرض ۶۵۰ میل ہے - رقبہ جسکا ۱۴۲ لاکہ میل مربع سے کچہہ زیادہ ہے اور آمدنی قریبًا ساڑہے تین کروڑ روپیہ کی ہے -

حدود اکبری - شمال مین کوہستان کشمیر - مشرق و جنوب مین ممالک مغربی و شمالی - جنوب مین راجپوتانہ - بہاول پور - بیکانیر - سندہ - مغرب مین کوہ سلیمان و کوہ مالہ -

حدود حال - شمال مین کوہستان کشمیر - کابل - مشرق و جنوب مین ممالک مغربی شمالی جنوب مین راجپوتانہ - بہاول پور - مغرب مین کوہ سلیمان و کوہ مالہ -

صدر - شہر لاہور ہے جسمین ۹۸ ہزار آدمی کی آبادی ہے - صاحب لفٹنٹ گورنر بہادر جنکے تعلق اس صوبہ کا انتظام ہے اسی شہر مین رہتے ہین -

---

[1] فارسی زبان کے دو لفظون پنج اور آب سے مرکب ہے ۱۲

آبادی کل ملک کی ایک کروڑ ۹۲ لاکھ ہے اور علاقہ انگریزی کی پونے دو کروڑ سے کچھ زیادہ ہے جسمین مسلمان ۹۶ لاکھ - ہندو ۶۰ لاکھ - سکھ قریباً ۱۳ لاکھ اور باقی تخمیناً ۱۰ لاکھ ہیں -

حکومت

۱۲۰ برس کا عرصہ گذرا کہ سکھون نے زور پکڑ کر پنجاب قدیم کو اپنے تحت مین کیا اور مہاراجہ رنجیت سنگہ کے عہد مین ایک بڑی زبردست ریاست قایم ہوگئی پر اُس کے مرنے کے بعد سکھون نے بلاوجہ سرکار انگریزی سے فساد کیا لاچار سرکار کو لڑنا پڑا - جو لڑایان اُن سے ہوئین تفصیل اُن کی اسطرح پر ہے :-

پنجاب کی لڑائیون کا بیان

جنگ مدکی

پہلی لڑائی - مقام مدکی مین ۱۸۴۵ء مین ۳۰ ہزار سکھون کی سرداری رنجودہ سنگہ کے ہوئی انگریز فتحیاب ہوئے - مگر بہت سپاہ گورہ و ہندوستانی ماری گئی -

جنگ فیروزشہر

دوسری لڑائی - مقام فیروزشاہ پر ۲۱ دسمبر ۱۸۴۵ء کو ہوئی - انگریزی فوج بہت ماری گئی - مگر آخر سکھون کو موضع مذکور سے نکالدیا منجملہ سو توپ ۷۳ توپین سرکار انگریزی کے ہاتھ آئین -

جنگ علیوال

تیسری لڑائی - مقام علیوال مین ۲۸ جنوری ۱۸۴۶ء کو ہوئی انگریز فتحیاب ہوئے بہت سکھ دریا مین ڈوب گئے منجملہ ۶۰ توپون کے ۵۵ - انگریزون کے ہاتھ آئین -

جنگ سوبراون

چوتھی لڑائی - مقام سوبراون پر ۱۰ فروری ۱۸۴۶ء کو ہوئی - یہ ہوتی ہی تیج سنگہ نے پیٹھ دکھائی - مگر شام سنگہ حاکم قصور کفن باندھکر خوب لڑکر شہید ہوا - بڑی بھاری لڑائی

۱؎ یعنی وہ ملک جو درمیان ستلج اور سندہ کے ہے ۱۲

۴۵ میل جھنگ سے ۸ کوس آگے جہلم سے ملجاتا ہے - بستی فاضل شاہ پر راوی سے مل رہتا ہے مشہور شہر اسپر یہ ہین - اکھنور - بہلولپور - وزیرآباد - رامنگر چلال پور پنڈی بھٹیان - جھنگ -

جہلم یا وِتستا - کشمیر مین اس کو بہت کہتی ہین چشمہ ویرناگ سی نکل کر اسلام آباد کے پاس پانی چشمہ متھن سے اور چشمون کے منظفرآباد مین دریاے نین سکھ حد و پکلی پر کشن گنگ اُس سی ملتی ہین - بعد مسافت ۴۹۰ میل جھنگ سی ۸ کوس نیچے چناب سی مل جاتا ہی مشہور شہر اسپر یہہ ہین :- سری نگر - بارہ مولا - منظفرآباد - جہلم جسکی سبب اس دریا کا نام جہلم مشہور ہوا ہے -

دریای اٹک - پنجاب کی مغرب مین واقع ہے - پنجاب کی پانچون دریاون کی شمار مین نہین - ان سے علیحدہ ہی اسکو سندھ اور اباسین بھی کہتی ہین جہہ راون کے پاس سی نکلکر تبت خوردی ہوکر کشمیر کے مغرب مین بہکر سندہ کے درمیان گذر کر ابعد طے ۱۸ سو میل کے بحر عرب مین گرتا ہے مغرب کیجانب سی دریائی کابل - لنڈا - کونر - اور مشرق کیطرف سی پنجاب کی پانچون دریا اس کے شامل ہوتے ہین -

مشہور شہر اسپر یہہ ہین - لداخ - اٹک - نیلاب - کالاباغ - ڈیرہ اسمعیل خان - ڈیرہ غازیخان - کوٹ متھن - سکھر - حیدرآباد -

دوابون کا بیان

دوابہ دو دریاؤن کے درمیانی زمین کا نام ہے - پس سبب چھہ دریاؤن کے بھی پانچ دوابے مین - سندھ ساگر - چج یا چنہ - رچنا - باری - بست جالندھر - بیان

ان کا حسب ذیل ہے۔

دوآبہ سندھ ساگر - درمیان سندھ وجہلم کے ہی - طول اسکا جہلم سے [illegible] ۲۷۲
کوس اور عرض مختلف ہی - شہر جہلم سے دریائے اٹک تک ۹۰ کوس -
پنڈ دادن خان سے کالا باغ تک ۴۰ کوس - خان گڈہ سے ڈیرہ غازی خان تک
۳۰ کوس - جام پور سے ۱۲ کوس - اس کی شمالی جانب کی زمین کوہستانی ہے - میانی مین
درخت اور جنگل ہین - جانب جنوب ریگستانی ہے جسکو تہل کہتے ہین تہل مین آبادی کم
اور پانی کمیاب ہی - اس دوابہ مین مظفرگڈہ - جہلم - راول پنڈی - ہزارہ چار ضلعے
ہین اور راولپنڈی قسمت - سوائے اسکے یہ مشہور قصبے ہین - ایبٹ آباد - کوہ مری
ہزارہ - حضرو - حسن ابدال - فتح جنگ - جہنڈ - پشندور - پنڈی گہیپ - رہتاس
جلال پور - پنڈ دادن خان - چکوال - دیدوال - قلعہ تلہ گنگ - چکڑوالہ - نوشہرہ
ہردوال - سکہوال - قلعہ کٹار - خوشاب - سرجل - گکڑوال - لیہ منڈی - دایرہ دین پناہ
کوٹ ادو - اس قصبہ کی آب وہوا بہت اچھی ہے - رنگپور[۱] - گجرات علیپور سیت پور
پہولن - خیرپور - ماسوا اسکے تین قلعے جنگی اسمین واقع ہین - ایک اٹک - بنا اسکا
۱۵۸۱ء مین اکبر بادشاہ نے - رہتاس شیرشاہ نے بعہد ہمایون - منگیر نواب سربلند خان
نے تعمیر کرایا تہا -

دوآبہ چنبہ یا چج درمیان دریائے چناب اور جہلم کے ہی چ چناب اور ج بہت
سے لیا جو قدیم نام جہلم کا ہے - بعض لوگ جج کہتے ہین - اسصورت مین چ چناب
اور ج جہلم کا ہے - طول اسکا لکھنور سے علیپور تک ڈیڑہ سو کوس اور عرض مختلف ہی

---

۱ اس جگہ پر ہیر و رانجہا کی قبر ہے -

اکنور سے جلال پور تک ۴۸ کوس - قادر آباد سے ۲۵ کوس علیپور سے ۴ کوس رہے -
ہونا کم ہے اور زمین کثرت سے بارانی ہے - باشندے اکثر تندخو ہین - اس مین گجرات
اور شاہ پور دو ضلع ہین - سوائے اسکے یہ مشہور شہر ہین - کنجاہ جہان غنیمت شاعر ہوا ہے
کہاریان - پہالیہ - جلال پور - قلعہ اسلام گڈہ - اس کو چودہری رحمت خان بھرائچ
نے احمد شاہ دُرانی کے عہد مین بنایا تھا - تخت ہزارہ - بھیرہ - ساہیوال - لون میانی
شاہ پور - میرپور - یہان کی مولی مشہور ہے -

دوابہ رچنا - درمیان دریائے راوی اور چناب کے ہے یعنی ر راوی اور چنا چناب کی
طول اسکا جموّن و سنت پور سے بستی فاضل شاہ تک ۲۸۰ کوس اور عرض مختلف سنت پور
سے جمون تک ۳۰ کوس - شاہدرہ سے وزیرآباد تک ۸۰ کوس ہے اسمین جہنگ
گوجرانوالہ - سیالکوٹ - تین ضلع ہین اور سوائے اسکے یہ مشہور شہر ہین - جلال پور - کلانا
شورکوٹ - رام چوترہ - شہر گھمیانہ - یہان کا پونڈہ مشہور ہے - کمالیہ - کہائی - میر شہزادہ
پنڈی شیخ موسی - جہامرہ - سیبل - سیدوالہ - فریدآباد - کہیوا - چنیوٹ - پنڈی بھٹیان
رام نگر - اکال گڈہ - دیوان مول راج - صوبہ ملتان اسی جگہ کا تہا - حافظ آباد
شیخوپورہ - قلعہ سوبہا سنگہ - شاہدرہ - وزیرآباد - پسرور - ڈسکہ - ظفروال
سودہرہ - ناروال - منچر یال - نونار - جستروال - جبرڈنا - کٹونا -

دوآبہ باری - درمیان بیاس اور راوی کے یعنی ب بیاس اور ر راوی کی
یہہ دوابہ سب دوابوں سے بڑا اور کشتی کی شکل کا ہے دونون جانب عرض کم اور درمیان
سے زیادہ ہے طول کانگڑہ سے فیلادپور تک ۳۰۰ کوس اور عرض لاہور سے ۴۰
کوس - اس دوابہ مین کئی نہرین ہین - ایک کرن کلانور کے پاس بہتی ہے دوسری نہر

جو موسم برسات مین جاری ہوتی ہین ایک تو شاہ نہر علیمردان خان کی بنائی ہوئی جو لاہور
کو آتی ہے - دوسرے ٹبالا اور پٹی سے ہو کر شہر قصور کے نیچے ہو کر مدور - بائی راوی کا
مین کرتی ہے سو ہی کے نام سے مشہور ہے - یہہ موسم برسات مین ایسی زور شور سے
جاری ہوتی ہے گویا ایک بہاری دریا بہتا ہے - ملتان - منٹگمری - کانگڑہ - گورداسپور
امرتسر - لاہور چھہ ضلعے ہین ان مین ملتان - لاہور - امرتسر تین قسمتین ہین - سوائے انکے مشہور
شہر مین شجاع آباد تعمیر کیا ہوا شجاع الدولہ صوبہ ملتان کا - تلنبہ - پاک پٹن - حجرہ
چونیان - کہڈیان - قصور - پہلے یہہ شہر ۵ کوس مین آباد تھا ۱۷۶۴ع مین جرسنگہ نامی
نے اس کو برباد کیا - ابھی سترہ ہزار باشندون کی آبادی ہے - کہیم کرن - پٹی
نوشہرہ - ڈیرہ بابا نانک - ٹبالہ - دینانگر - جلال آباد - ڈیرہ دوال - ترنتارن - سجان پور -

دوآبہ بست جالندہر - درمیان دریائے بیاس اور ستلج کے ہے یعنے ب بیاس اور
ست ستلج کا - طول نادون سے سلطان پور تک ۹۰ کوس اور عرض ڈیرہ دوال سے پہلور
تک ۳۴ کوس ہے - یہہ دوابہ اگرچہ طول و عرض مین سب دوابون سے چھوٹا ہے - مگر
آبادی اور کثرت زراعت اور آب و انہار - اشجار میوہ دار کی تمام پنجاب پر فوقیت رکہتا ہے
بلکہ ہم پلہ کشمیر کے ہے - غلہ اسقدر پیدا ہوتا ہے کہ تمام پنجاب مین جاتا ہے بلکہ لوگون کو
قحط مین بھی کمی کا خوف نہین ہوتا - گڑ - چینی - شکر - یہان بہت عمدہ ہوتے ہین -
کل ۴۳ نہرین چہوٹی بڑی ہین - دو بڑی عمیق ہین - ایک مین سیاہ[1] - دوسری
مین سفید[2] - اس دوابہ مین جالندہر - ہوشیار پور ضلعے ہین اور جالندہر قسمت بہی ہے

[1] مین سیاہ راجہ آہلو والیہ کی عملداری مین سے ہے راجہ کیطرف سے عبور کنندون سے محصول لیا
جاتا ہے [2] سفید مین جالندہر سے ۵ کوس ہے ۱۲

نمبر قسمت	نام قسمت	نام ضلع	کس طرف لاہور سے	فاصلہ لاہور سے کوس	نام تحصیلون کا جو اس ضلع مین ہین	تعداد تحصیلہائے ضلع
۵	امرتسر	امرتسر	مشرق	۳۵	امرتسر - ترنتارن - اجنالہ -	۳
		سیالکوٹ	شمال	۴۵	سیالکوٹ - پسرور - رتیا - ظفروال - ڈسکہ	۵
		گورداسپور	مشرق	۷۵	گورداسپور - بٹالہ - پٹھان کوٹ - شکرگڈہ	۴
۶	لاہور	لاہور	۰	۰	لاہور - چونیان - قصور - شرق پور -	۴
		فیروزپور	جنوب و مشرق	۴۱	فیروزپور - زیرہ - موگا - مکسر -	۴
		گوجرانوالہ	شمال و جنوب	۴۰	گوجرانوالہ - وزیرآباد - حافظ آباد -	۳
۷	راولپنڈی	راولپنڈی	"	۱۶۰	راولپنڈی - گجرخان - کہوٹا - کوہ مری - پنڈی گھیپ - فتح جنگ	۶
		جہلم	"	۱۰۰	جہلم - پنڈدادن خان - چکوال - تلہ گنگ	۴
		گجرات	"	۷۰	گجرات - کہاریان - پہالیہ -	۳
		شاہ پور	"	۱۲۵	شاہ پور - خوشاب - بہیرہ	۳
۸	ملتان	ملتان	جنوب و مغرب	۲۰۰	ملتان - شجاع آباد - لودہران - سرائے سدہو - میلسی	۵
		جہنگ	مغرب	۱۱۵	جہنگ - چنیوٹ - شورکوٹ -	۳
		منٹگمری	جنوب و مغرب	۱۰۰	منٹگمری - گوگیرہ - دیپالپور - پاک پٹن	۴
		مظفرگڈہ	"	۲۱۵	مظفرگڈہ - علیپور - سناوان	۳
۹	ڈیرہ جات	ڈیرہ اسمٰعیل خان	مغرب	۲۱۵	ڈیرہ اسمعیل خان - کلاچی - بہکر - لیہ	۴
		ڈیرہ غازی خان	جنوب و مغرب	۲۲۳	ڈیرہ غازی خان - سنگہر - راجنپور - جام پور	۴
		بنون	مغرب	۲۵۰	بنون - لکی - عیسیٰ خیل - میانوالی	۴
۱۰	پشاور	پشاور	شمال و مغرب	۲۵۰	پشاور - ہشت نگر - یوسف زئی - خالصہ کٹک - دوابہ و دودزئی - عثمان ملک	۵
		کوہاٹ	"	۱۸۰	کوہاٹ - ہنگو -	۲
		ہزارہ	"	۱۰۰	مانسہرہ - ہری پور - ایبٹ آباد	۳

تنبیہ یہ دوری سیدہی پیمائش سے ہی آسمین اور راستہ سڑک مین بڑا فرق ہے اگر کسی کو فرق معلوم ہو تو یہی باعث تصور کرے -

حکومت غیر سرکاری یعنی جہان پنجابی راجاؤن یا نوابون کی حکومت ہے

ریاستہاے پنجاب تخمیناً ۱۰ لاکھ ۴۰ ہزار میل مربع مین واقع ہے اور کل ریاستین تعداد مین ۳۶ مین لیکن مشہور یہ ہین جنکی تفصیل ذیل مین درج کیجاتی ہے :-

نمبر	نام ریاست	صدر	آمدنی سالانہ	آبادی	نام کمشنری جسکو تعلق ہے -
۱	پاٹودی	پاٹودی	۸۵ ہزار ۶ سو	۲ لاکھ ۸ سو	دہلی
۲	دوجانہ	دوجانہ	۶۰ ہزار	۲۷ ہزار ۶۰	حصار
۳	لوہارو	لوہارو	۴۲ ہزار	۱۸ ہزار	ایضاً
۴	پٹیالہ	پٹیالہ	۴۲ لاکھ	۱۵ لاکھ ۶۴ ہزار	انبالہ
۵	نابہہ	نابہہ	½ ۶ لاکھ	۲ لاکھ ۶۵ ہزار	ایضاً
۶	جیند	جیند	۴ لاکھ	۴ لاکھ	ایضاً
۷	مالیرکوٹلہ	مالیرکوٹلہ	۲ لاکھ ۹۴ ہزار	۷۳ ہزار	ایضاً
۸	کلسیہ	کلسیہ	۱ لاکھ ½ ۳۱ ہزار	۸۲ ہزار	شملہ
۹	سرمور	ناہن	۲ لاکھ	۱ لاکھ	ایضاً
۱۰	بسہر	رامپور	۵۰ ہزار	۹ ہزار	"
۱۱	نالاگڑہ	مہنڈور	۹۰ ہزار	۷۰ ہزار	"
۱۲	کیونتھل	کیونتھل	۶۰ ہزار	۵۰ ہزار	"
۱۳	کہلور	بلاسپور	۱ لاکھ	۶۰ ہزار	"
۱۴	کپورتھلہ	کپورتھلہ	½ ۷ لاکھ	۲ لاکھ ½۴ ہزار	جالندہر
۱۵	چنبہ	چنبہ	۱ لاکھ ۱۵ ہزار	۱ لاکھ ۱۰ ہزار	"
۱۶	منڈی	منڈی	½ ۷ لاکھ	۱ لاکھ ۴۴ ہزار	"
۱۷	سوکیت	سوکیت	۶۹ ہزار	۴۰ ہزار	"
۱۸	فریدکوٹ	فریدکوٹ	۳ لاکھ	۶۰ ہزار	لاہور
۱۹	کشمیر و جمون	جمون	۱ کروڑ	۱۵ لاکھ ۳ ہزار	پنجاب کے شمال جہت
۲۰	بہاولپور	بہاولپور	۲۰ لاکھ	۴ لاکھ ۳۷ ہزار	پنجاب کی جنوب مین

تفصیل مضافات کشمیر و جموّن - لداخ - تبت خورد - اسکردو - گلگت - راجوڑی - بھمبر - علاوہ اسکے اور بہت سے پہاڑی ٹک ہین -

امور متفرق کا بیان

شاہراہ پر بارہ ضلع ہین دہلی - کرنال - انبالہ - لودہیانہ - جالندہر - امرتسر - لاہور - گوجرانوالہ - گجرات - جہلم - راولپنڈی - پشاور -

ضلع پار تین قسمتین ہین - دہلی - حصار - انبالہ

چھاونی ہائے پنجاب - پنجاب مین ۲۶ چھاونیان ہین تفصیل ذیل ہین :- دہلی - انبالہ - جالندہر - فیروزپور - ملتان - میان میر - سیالکوٹ - بہاکسو - ایبٹ آباد - راولپنڈی - مری - کیمبل پور - پشاور - نوشہرہ - مردان - کوہاٹ - ڈیرہ اسمعیل خان - بنون - ٹانک - راجن پور -

مقامات قابل سیر

دہلی مین لال قلعہ - قلعہ ... - جامع مسجد - مقبرہ ہمایون - باغ ... - پارس ناتھ کا مندر -

لاہور مین شمن برج - مقبرہ جہانگیر - مہاراجہ رنجیت سنگ کی سمادہ - وزیرخان کی مسجد - بادشاہی مسجد - باغ شالامار - عجائب خانہ - چڑیا گھر -

امرتسر مین دربار صاحب بڑی عمدہ جگہ ہے -

ملتان مین روضہ بہاولحق - روضہ شمس تبریز - پہلاد بھگت کا استہان - سورج کنڈ -

قصبہ تونسہ ضلع ڈیرہ غازیخان مین خانقاہ شاہ سلیمان کی عمدہ جگہ ہے -

ریلوی سٹیشن

دہلی سے لاہور تک

نمبر	نام اسٹیشن	نمبر شمار	نام اسٹیشن	نمبر شمار	نام اسٹیشن	نمبر شمار	نام اسٹیشن
۱	دہلی	۹	سہارنپور	۱۷	کھنہ	۲۵	بیاس
۲	غازی آباد	۱۰	سرساوا	۱۸	ساہیوال	۲۶	جنڈیالہ
۳	بیگم آباد	۱۱	جگادہری	۱۹	لودہانہ	۲۷	امرتسر
۴	شہر میرٹھ	۱۲	براڑہ	۲۰	پہلور	۲۸	خاصہ
۵	چھاونی میرٹھ	۱۳	چھاونی انبالہ	۲۱	پھگواڑہ	۲۹	اٹاری
۶	کھتولی	۱۴	شہر انبالہ	۲۲	چھاونی جالندہر	۳۰	جلو
۷	مظفرنگر	۱۵	راجپورہ	۲۳	شہر جالندہر	۳۱	میان میر
۸	دیوبند	۱۶	سرہند	۲۴	کرتارپور	۰	شہر لاہور

لاہور سے ملتان تک

نمبر شمار	نام اسٹیشن	نمبر شمار	نام اسٹیشن	نمبر شمار	نام اسٹیشن	نمبر شمار	نام اسٹیشن
۱	لاہور	۵	چھانگا مانگا	۹	ہڑپہ	۱۳	خانہ وال
۲	میان میر	۶	وان رادہارام	۱۰	چیچاوطنی	۱۴	طبالی ٹپور
۳	کانہ کاچھہ	۷	اوکاڑہ	۱۱	چنوان	۱۵	ملتان
۴	رائیونڈ	۸	منٹگمرے	۱۲	کچا کھوہ		

لاہور سے پشاور تک

نمبر	نام اسٹیشن	نمبر شمار	نام اسٹیشن	نمبر شمار	نام اسٹیشن	نمبر شمار	نام اسٹیشن
۱	لاہور	۵	گوجرانوالہ	۹	لالہ موسیٰ	۱۳	گوجرخان
۲	شاہدرہ	۶	گکھڑ	۱۰	کہاریان	۱۴	راولپنڈی
۳	مریدکے	۷	وزیرآباد	۱۱	نورنگ آباد	۱۵	اٹک
۴	کاموں کے	۸	گجرات	۱۲	جہلم	۱۶	پشاور

ایک شاخ ملتان سے بہاولپور کو گئی ہے اور ایک لائن لالہ موسیٰ سے پنڈدادنخان کو گئی ہے اور ایک لائن [illegible] دہلی کو گئی ہے اور ایک لائن وزیرآباد سے سیالکوٹ کو گئی ہے ۔

مغرب

اعلان

جام جہان نما

حصہ اوّل

حسب الحکم

جناب کپتان فلر صاحب بہادر ڈائرکٹر

پبلک انسٹرکشن ممالک پنجاب وغیرہ

سنہ ۱۸۶۴ء

مطبع سرکاری واقع لاہور میں باہتمام

بابو چندر ناتھ متر کیوریٹر کے چھپا

جام جہان نما

اگر کبھی انسان کسی عالیشان مکان کے درمیان جانکلے تو کیا اوسکا دل اس بات کو
نہ چاہیگا کہ اوس مکان کے ایک ایک کمرے اور کوٹہری کو گہوم گہوم کر دیکھے اور
اونمین جو جو چیزین عجیب و غریب اور نادر رکہی ہون سبکو اچہی طرح ملاحظہ کرے ؛
لیکن خیال کرو کہ اگر اوس مکانمین بہت سے کمرے ایسے ہون کہ جنمین اجنبی آدمی
کے جانے کی روک ٹوک رہے یا خود اوسے سیر کرنے والے کو بالکل کمرونمین
جاکر ہر ایک چیز کے دیکہنے کی فرصت نہ ملے اور کوئی آدمی اوس مکان کے سارے
حال سے واقفکار اس سیر کرنے والے کو اون سب کمرونکا حال تفصیلوار بتلا دینا
قبول کرے تو پہر کیا یہہ سیر کرنے والا خوش ہوکر اس بات کو غنیمت نہین سمجہیگا
اور اس کیفیت سے فرحت نہ اوٹہاویگا ؛ پس جب انسان کا دل ایک مکان کے
کمرون کو دیکہکر اسقدر خوش ہوتا ہے تو اب ہم جو اس دنیا کے سب ملک پہاڑ
ندی جہیل اور شہر اور اون ملکونمین جو چیزین پیدا ہوتی ہین اور جو جو باتین ایسی

حیرت خیز اور تعجب انگیز ہین کہ نہ کبھی کانون سے سنین نہ آنکھون دیکھین سارا اونکا بیان اور
وہانکے لوگونکی زبان چال ڈہال اور وضع پتہ وار بتلاویوین تو کیا اوسکے سننے سے طبیعت
کو اینٹ اور کلفت دور نہو جاویگی بلکہ ایسا تو کوئی شاذ ہے کوڑہ مغز آدمی ہوگا کہ جسکا
دل ایسی باتین تلاش نہ کرے اور ایسی حکایتین سنکر سنانے والیکا شکر گذار نہ بنے
پس یہان تمام مطلب ہمارا اس تمہید کے اوٹہانے سے یہہ ہے کہ اب ہم اس کتاب
مین کچھہ بیان کرۂ زمین کا کیتے ہین لیکن اوس مکان عالیشان کے کمرونکا حال
سننے سے پہلے سیر کرنے والے کو مکان کے حصون کا نام اور اونکی صورت
جان رکہنا بہت ضرور ہے کہ دروازہ کیا ہوتا ہے اور کہنبہا کسکو کہتے ہین اور دالان
کیا شئے ہے اور کوٹہری کسکا نام ہے کیونکہ جب تک وہ سیر کرنے والا ان چیزون
سے بیخبر رہیگا تب تک اون مکان کے کمرونکا حال کسی کے سمجہانے سے نہ
سمجہہ سکیگا اسلوسطے پہلے ہم زمین کے حصون کے نام لکہتے ہین جنکو یاد رکہنے سے
اس کرۂ زمین کا سارا حال خیال مین آجاوے اور اوسکی صورت نظر مین سما جاوے *
جاننا چاہیئے کہ یہہ کرۂ زمین جو نارنگی سا گول ہے اور بغیر کسی سہارے کے اوپر مین
سورج کے گرد گہومتا ہے * دو تہائی سے زیادہ پانی سے ڈہپا ہوا ہے ناوانون
کو اس بات کے سننے سے بڑا تعجب ہوگا کہ زمین بغیر کسی سہارے کے ادہر مین کسطرح
رہ سکتی ہے اونکو اس بات پر اچھی طرح غور کرنا چاہئے کہ جو دوسے کسی چیز کو زمین کا

کرۂ زمین
سہاریکا ہونا

* زمین کا گہومنا موسم کا بدلنا اور دن رات کا گہٹنا بڑہنا یہہ اس کتاب کے آخر مین بیان ہوگا *

نہ تہامین سکے تو پہر اوس چیز کے سہارے سکے لئے یہی کوئی دوسرا سہارا مقرر ماننا ہوگا اور پہر اسیطرح ایک کے لئے دوسرے کا سہارا برابر ٹہیراتے چلے جانا پڑیگا یہانتک کہ آخر تک کو یہی کہینگے کہ سب سے پچہلے سہارے کا کوئی دوسرا سہارا نہین ہے وہ خدا کی قدرت سے آپہی ادہر مین ٹہیر رہا ہے غرض جب یہی بات ہے تو اتنا بکہیڑا کرنے کے پہلے ہی سے یہہ بات کیون نہ کہہ دیوین کہ جیسے سورج چاند اور تارے ادہر مین ٹہیر رہے ہین اوسیطرح زمین بہی خدا کی قدرت سے بغیر سہارے ادہر مین ٹہیر رہی ہے اور یہی بات ہندونکی جوتش شاستر مین لکہی ہے انگریزون نے علم اور دوربین وغیرہ حکمت کی چیزون کے زور سے صاف ثابت کر دکہلائی یہہ پہاڑ جو دیکہنے مین بہت بڑے معلوم پڑتے ہین جب زمین کے ڈیل ڈول پر دہیان کرو کہ جسکا گہیرا پچیس ہزار بیس میل کا ہے ٭ تو ایسے نظر پڑینگے جیسے نارنگی کے چہلکے پر کہین کہین روئی یا دانے دانے سے

کرویت کا ثبوت

٭ دو میل کا ایک پکا کوس ہوتا ہے سڑک پر جہان پتہر گڑے ہین وہ میل ہی کے حساب سے گڑے ہین ہمنے اس کتاب مین کوس کا حساب اسواسطے نہین لکہا کہ وہ کسی ضلع مین چہوٹے اور کسی ضلع مین بڑے ہوتے ہین بلکہ پہاڑی لوگ بوجہ پر اور چلنے والے کی طاقت دیکہکر کوسونکا حساب کرتے ہین وہی منزل جو بوجہ والے کو وے دس کوس کے تبلاوینگے خالی آدمی کے لئے پانچ کوس کی کہینگے اور جو کبہی وہ آدمی گہوڑے پر سوار ہو جاوے تو پہر وہ اس منزل کو دو ہی کوس کی گنین گے ٭

کرتے ہین اگرچہ ہندؤنکی جوتش شاسترین بہی زمین کو گول ہی بتلایا ہے مگر
اب انگریزی جہازون کے سمندرمین چارون طرف گہوم آنے سے اس بات
مین کچہہ بہی شک باقی نہ رہا کیونکہ جب وہ جہاز بجابر سیدہا ایک ہی جانب کورخ کئے
چلاجاتا ہے چلتے چلتے کچہہ دنون بعد بغیر داہنے بائین مڑے پہراوسی مقام پر آجاتا
ہے جہانسے چلاتہا تو اس حالت مین زمین کی شکل سوا گول کے اورکسیطرحکی بہی
نہین ٹہہرسکتی اور یہ سچ ہے جو زمین گول نہوتی تو ہمارے پہاڑ کی اونچی اونچی چوٹیون
ہندوستان کے سارے شہرونسے کیون نہ دکہلائی دیتین یا اوسکی چوٹیون پر
سے دوربین لگاکر کہ جسّے لاکہون کوس کے تارون کی صورتین دکہلائی دیتی ہین
برسات کے بعد جب آسمان مین گرد وغبار کچہہ بہی نہین رہتا سارا ہندوستان
کیون نہ دیکہہ لیتے بلکہ سمندر کے کنارے کہڑے ہوکر جو کسی آتے ہوئے جہاز کو
دیکہنے لگو تو پہلے اوسکا مستول یعنے اوپر کا حصہ اور پیچہے سے جب جہاز کچہہ نزدیک
آجاویگا تو پتوار یعنے نیچے کا حصہ دکہلائی دیوے گا کیونکہ جب تک جہاز نزدیک نہین
آتا زمین کے گول ہونے کے باعث اوسکے نیچے کا حصہ پانی کی اوٹ مین چہپا
رہتا ہے یہہ پانی جسنے دو تہائی زمین ڈہکی ہوئی ہے بحر یا سمندر کہلاتا ہے

سمندر کی تقسیم

اگرچہ سمندر اس کرۂ زمین پر ایک ہی ہے لیکن جیسے حویلیونکا ٹہکانا ملنے کے لئے
شہر کو محلونمین بانٹ دیتے ہین ویسی ہی سمندر مین ٹاپو اور جہازونکا سہج مین
پتہ لگجانے کے واسطے اوسکے پانچ حصہ کرکے پانچ نام رکہدیئے ہین پہلے

حصے کو جو امریکا کے براعظم سے فرنگستان اور افریقہ کے ملک تک پھیلا ہوا ہے
اٹلانٹک سمندر کہتے ہین دوسرے حصہ کو جو امریکا کے براعظم اور ایشیا کے ملک
کے بیچ مین ہے پاسفک سمندر بولتے ہین تیسرا حصہ جسکی حد افریقہ کے ملک سے
لیکر ہندوستان اور آسٹریلیا کے ٹاپو تک ہے اوسکا نام ہند کا سمندر کہا گیا ہے
اور چوتھے اور پانچوین حصون کو جو قطب شمالی اور جنوبی کے گرد ہین اوتر اور دکھن کا
سمندر پکارتے ہین ان پچھلے دو سمندرونکا پانی سردی کی زیادتی سے جم کر ہمیشہ یخ بنا
رہتا ہے جو قطب کے نزدیک ہے وہ تو کبھی نہین گلتا اور باقی گرمیون کے موسم مین
جہان کہین گلتا ہے تو یخ کے ٹکڑے پہاڑون کی طرح وہان پانی مین تیرنے لگتے
ہین جہازون کو ان سمندر مین بڑا ڈر ہے جو کبھی یخ کے ٹکڑون کے بیچ مین پہنچ جاوین
تو پھر اوس جگہ سے اونکا نکلنا مشکل ہے ہویل مچھلی جو سمندر کے سب جانورون سے
بڑی اور قریب ساٹھہ ہاتھہ کے لنبی ہوتی ہے اکثر انھین مین رہتی ہے ان پانچون سمندر
کے جو چھوٹے ٹکڑے دور تک زمین کے اندر آگئے ہین وہ کھاڑی یا بحیرہ یا خلیج
کہلاتی ہین اور خلیجون کے نام اکثر ان شہرون یا ملکون کے نام پر بولی جاتی ہین
جو انکے نزدیک یا کنارے پر ہوتے ہین بندر وہ مقام ہے جہان جہاز سمندر کی
کول مین آکر لنگر ڈالتے ہین اس کرۂ زمین کا ایک تہائی جو پانی سے باہر خشک یعنے

زمین کے ٹکڑون کے نام

زمین ہے کچھہ ایک ہی جگہہ نہین بلکہ کئی جگہ ٹکڑا ٹکڑا سمندر کے بیچ بیچ مین نمودار ہو رہا ہے
جیسے صاف نیلے آسمان مین مینھہ برس جانے کے بعد بادل کے ٹکڑے دکھلائی دیتے

ویسیتے ہین ان زمین کے ٹکڑونمین وہ ٹکڑے بہت بڑے ہین اور اسیواسطے
وے براعظم کہلاتے ہین باقی چہوٹے چہوٹے ٹاپو یا جزیرے کہے جاتے ہین
زمین کے حصے جو دور تک سمندر مین نکل گئے ہین یعنے تین طرف اونکے پانی ہے
اور ایکطرف براعظم سے ملے ہوئے ہین اونکا نام جزیرہ نما ہے اور اوسی جزیرہ نما
کا سرا یعنے اگلا حصہ راس ہے اور پچھلا حصہ جہان وہ براعظم سے ملتا ہے جو تنگ اور چہوٹا ہو
تو گردن زمین کہا جاویگا کیونکہ جیسے گردن سرکو دہڑ سے ملاتی ہے اوسیطرح یہہ
بہی زمین کے چہوٹے حصے کو بڑے حصے سے ملاتا ہے یہہ بہی جاننا ضرور ہے کہ زمین
سب جگہہ برابر ایکسی سپاٹ ڈہال میدان نہین ہے کسی جگہہ بہت اونچی ہوگئی ہے
اونچی زمین کا نام پہاڑ ہے اور جن پہاڑون کے اندر سے آگ نکلتی ہے وہ آتش
یا جوالا مکہی کہلاتے ہین پہاڑون کے جہرنے اور مینہہ کا پانی جو اکہٹا ہوکر میدان
مین بہتا ہوا سمندر کو جاتا ہے اوسے ندی کہتے ہین مگر جو ندی بہت بڑی ہوتی ہے اوسے
دریا بہی پکارتے ہین اور جو بہت ہی چہوٹی ہوتی ہے وہ نالا کہلاتی ہے اور جو ندی سے
کاٹ کر کسی دوسری جگہہ پانی لیجاوین تو اوسے نہر بولتے ہین جب کبہی اس مینہہ کے
پانی کو بہنے کی راہ نہین ملتی اور کسی نیچی زمین مین اکہٹا ہوجاتا ہے تو وہی تال اور جہیل
ہے جسطرح پر کوئی باغبان یا زمیندار کسی بڑے باغ یا کہیت کو جدا جدا قسم کے پہول
یا غلے بونے کے لئے تختے چمن اور کیاریونمین حصے کرتا ہے اوسیطرح یہہ زمین بہی
جدا جدا قوم کے آدمی اور جدا جدا بادشاہ راجا اور کاردارون کی بادشاہت راج

اور کارداری کے باعث جدا جدا حصوں میں بٹی ہوئی ہے ملک چھوٹے اور بڑے
سب حصوں کو کہہ سکتے ہیں مگر ولایت اوسی بڑے حصے کو کہینگے جسمین نرالی قوم بستی ہو
اور جہاں کا چلن اور رویہ جدا ہی برتا جاتا ہو یہہ ولایتیں بموجب اپنی لمبان چوڑان کے
صوبوں میں اور صوبے ضلعوں میں اور ضلع پرگنوں میں بٹے رہتے ہیں اور پھر ہر ایک پرگنہ
مین کئی ایک موضع یعنے گانو بستے ہوتے ہین جو بستی بہت بڑی ہوتی ہے یعنے جسمین
ہزارون آدمی بستے ہین اور پکے سنگین بڑے بڑے مکان بنے ہوتے ہین اوسکو
شہر کہتے ہین شہر سے چھوٹا اور گانو سے بڑا قصبہ کہلاتا ہے ؛

کرۂ زمین اور نقشہ

اب یہان اس کتاب کے پڑہنے والون کو یہہ بہی سوچنا چاہیے کہ اگرچہ اوس عالیشان
مکان کے سب کمرونکا حال جسکو سیر کرنے والا آپ نہین دیکہہ سکتا کسی جانکار آدمی سے
سنکر ضرور اوسکے دل کو خوشی حاصل ہوویگی لیکن جو وہ آدمی اوسکو اون کمرونکا نمونہ
یا تصویر بہی دکہلاوے تو پہر اوس سیر کرنے والے کو کیسا مزہ ملیگا اور کتنا سرور ہاتھ
لگیگا غرض اسیطرح جانکار آدمیون نے طالب علم جغرافیہ کے دیکھنے کے واسطے کرۂ زمین
کا نمونہ اور اوسکی تصویر بہی بنا دی ہے کرۂ زمین کے نمونہ کو بہی کرۂ زمین کہتے ہین
اور ٹہیک کرۂ زمین کے ڈول پر گول بناتے ہین اور تصویر وہ ہے جسکو نقشہ کہتے
ہین مگر اس تصویر مین فرق ہے ہم اوسی ایک مکان کی تصویر کئی طرح سے کہینچ سکتے ہین
جو کسی چہوٹے سے کاغذ پر کہینچین تو اوس مکان کا ڈول تو بیشک معلوم ہوجاویگا
لیکن اوسکے در دیوار اچہی طرح نہ ظاہر ہو سکینگے اور جو بڑے کاغذ پر بناوین تو وہ

دیوار البتہ معلوم ہو جاوینگے مگر یہی اونکی نقاشی تبہی خوب نمودار ہووے گی
کہ جب اونکے جدا جدا حصونکی جدا جدا تصویر کہینچی جاوے اسیطرح کرۂ زمین کا نقشہ
بہی جو چہوٹا ہوتا ہے اوسسے صرف اوسکا ڈول اور جو ذرہ بڑا رہتا ہے اوس سے
صرف اتنا کہ کون ملک کسطرف ہے معلوم ہوسکتا ہے لیکن گانو اور شہر اور پہاڑ اور
ندی اور سڑکونکا حال شرح وار تبہی جانا جاوے گا کہ جب جدا جدا ولایت بلکہ جدا
جدا پرگنون کا جدا جدا نقشہ کہینچا جاوے جاننا چاہیئے کہ کرۂ زمین نارنگی کیطرح گول ہے
اور سمندر اور ٹاپو اوسکے ہر جانب مین پڑے ہین اور تصویر مین ساری چیزونکا ایک ہی جانب
دکہلائی دیتا ہے دونو جانب ہرگز دکہلائی نہین دے سکتے اسواسطے کرۂ زمین کے
نقشے مین اوسکے دونو جانب کی دو تصویرین لکہی ہین جیسے آدمی کے چہرے کی
کوئی تصویر کہینچکر اوسکے سب جانبون کو دکہلانا چاہے تو ضرور اوسکو دو تصویرین
لکہنی پڑینگی ایک مین تو آنکہہ ناک کان اور منہہ وغیرہ نظر پڑینگے اور دوسرے مین
چہرے کی پچہاڑی یعنے گدّی اور سر کے بال نگاہ مین آوینگے لیکن کرۂ زمین کی
تصویر دیکہکر کوئی نہ سمجہے کہ وہ چکّی کے پاٹونکی کیطرح چپٹا ہے وہ تصویر مین
چپٹا اسواسطے معلوم ہوتا ہے کہ تصویر مین کسی چیز کی بہی بلندی صاف ظاہر نہین
ہوسکتی یہہ بہی بخوبی سمجہہ لینا چاہیئے کہ سہل مین گانو اور شہر وغیرہ کا پتا لگنے کے
واسطے اور اس بات کے لیئے جو کسی ولایت کا جدا نقشہ کہینچا ہو تو فوراً یہہ جان سکین
کہ وہ ولایت کرۂ زمین کے کس حصہ مین کون کونسی ولایت سے کس کس طرف

عرض و طول

کو پڑتی ہے کرہ زمین کے نقشے مین ٹہیک پورب سے پچہم کو ایک خط جسکا نام خط استوا ہے کہینچکر کرۂ زمین کو برابر دو حصو نمین یعنے شمالی اور جنوبی تقسیم کر دیا * اور اوس خط استوا کو تین سو ساٹہہ درجو نمین بانٹ کر ہر ایک درجے سے ایک ایک خط شمال اور جنوب کی طرف کہینچ دیا ہے ✻ اور پہر ان خطون کو بہی تین سو ساٹہہ درجو نمین تقسیم کر کے ہر ایک درجے مین مشرق سے مغرب کو خط کہینچ دئے ہین عرض ان خطون سے تمام کرۂ زمین کے نقشہ پر اسطرح کے خانے بن گئے ہین کہ جیسے چوسر اور شطرنج مین گہر بنے رہتے ہین اور انہین خانے یعنے خطون کی درجون کی گنتی سے کرۂ زمین کے سب مقامونکا پتہ لگ جاتا ہے اور ایک جگہ کا دوسری جگہ سے فاصلہ بہی معلوم ہو جاتا ہے ✤ جو خطوط مشرق سے مغرب کو کہینچے ہین اونہین عرض اور جو شمال سے جنوب کو اونہین طول کہتے ہین عرض کا شمار خط استوا سے کرتے ہین اور طول اوس خط سے گنتے ہین جو نقشہ مین

* کرۂ زمین کا نقشہ دیکہو ؛

✻ نقشہ چہوٹے ہونے کے باعث ہر درجے سے خط نہ کہینچکر دس دس درجے کے بعد خط کہینچے ہین ؛

✤ زمین کے دور کو جو پچیس ہزار میل کسی جگہہ مین لکہہ آئے ہین تین سو ساٹہہ درجو نمین بانٹنے سے ایک ایک درجہ ساڑہے اونہتر میل کا پڑیگا جب کسی جگہ کا کسی جگہ سے فاصلہ جاننا منظور ہو فوراً پرکار سے ناپ کر دیکہہ لیوین کہ ان دونون کے بیچ کتنے درجہ کا تفاوت ہے ؛

انگلستان کے درمیان گرینچ شہر پر سے کہینچا گیا ہے جیسے چوسر اور شطرنج
مین خانے کا شمار ہونے سے وہ مقام ذہن مین آجاتا ہے اوسیطرح عرض
وطول کے درجون کی گنتی کہنے سے نقشے مین اوس جگہ کے گانو شہر وغیرہ معلوم
ہوجاتے ہین گنتی درجون کی نقشے مین اونہین درجون پر لکہی رہتی ہے اور
درجے کے ساٹہوین حصے کو دقیقہ اور دقیقے کے ساٹہوین حصے کو ثانیہ کہتے
ہین قطب کرۂ زمین جو خط استوا سے شمال اور جنوب کو ہے ان دو مقامون کا نام
ہے جہان طول کے سارے خطوط اکٹھا ہوکر آپسمین مل جاتے ہین کرۂ زمین کے
نقشے مین سواے خطوط مذکورۂ بالا کے اور بہی چار خطون کے نشان نقطے دیکر مشرق
سے مغرب کو بنے رہتے ہین مطلب اوسکے اس بات کا بتلانا ہے کہ ان نقطون
کے پہلے دونو خط جو خط استوا سے ساڑہے تیئس درجے کے تفاوت پر شمال
اور جنوب کیجانب کہچے ہین اونکے درمیان کے ملک مین ہمیشہ سورج کے سامنے
رہنے سے نہایت گرمی ہوتی ہے اسیواسطے وہ ملک گرم سیر کہلاتا ہے
اور باقی نقطون کے دو خط جو دونو قطبون سے ساڑہے تیئس درجے کے فاصلہ
پر دونو طرف کہچے ہوئے ہین اونکے اندر سردسیر ملک ہے کیونکہ اونپر سورج کی
شعاعین ہمیشہ ترچہی پڑتی ہین ان سردسیر اور گرم سیر ملکون کے درمیان معتدل
ملک بسا ہے یعنے جو نہ بہت گرم ہے نہ سرد ہم ابہی اوپر لکہہ آئے ہین کہ جسطرح
مکانون کی تصویر بنتی ہے اوسیطرح داناؤن نے کرۂ زمین کا نقشہ بہی طیار کیا

نقشہ کہچے

نقشونکے نشان

ہے مگر مکان وغیرہ کی تصویرون مین تو اوسکی شکلین ہو بہو بنا دیتے ہین یعنے
دروازے کے موقع پر دروازے کی صورت اور دیوار کے موقع پر دیوار کی صورت
اور کرۂ زمین کے نقشونمین اون نقشونکا پہیلاؤ بہت بڑہ جانے کے خوف سے سڑک
ندی پہاڑ جہیل شہر کے موقع پر نیچے لکہے ہوئے نشان لکہدیتے ہین بعینہ
اونکی پوری صورت نہین بناتے نقشے مین انہین نشانونکو دیکہکر اونکا خیال کر لینا
چاہیئے ؂

گانو

شہر

بڑا شہر

قلعہ

ندی

جہیل

پہاڑ

کچی سڑک

پکی سڑک

حدود ممالک

یہہ بہی بات یاد رکہنے کی ہے کہ کسیوقت اس ساری زمین پر خدا کی مرضی سے سمندر کا

پانی چڑھا گیا تھا اور اونچے سے اونچے پہاڑ اوسمین ڈوب گئے تھے اس بات کو
سارے مذہب اور سب ملک کے آدمی مانتے ہین کوئی اوسکا نام طوفان بتلاتا
ہے اور کوئی پرلے کہتا ہے لیکن زمانے مین اوسکی تکرار ہے جدا جدا ملک کے
آدمی جدا جدا زمانہ اوسکے واسطے ٹھیراتے ہین اب تک بھی پہاڑون پر سمندر کی مچھلیون
کی ہڈیان اور سیپ اور سنکھ اور گھونگھی جو ملتی ہین کسی زمانہ مین اس طوفان کے
آنے کی گواہی دینے کے واسطے بہت ہین یہہ بھی کتاب اور پوتھیون کے دیکھنے

ابوالبشر

سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک ہی عورت مرد سے ہم پیدا ہوئے ہین مسلمان اور انگریز
اوس مرد کو نوح اور ہندو بیوسوت منو کہتے ہین جون جون اولاد بڑہتی گئی آدمی دنیا مین

اقسام انسان

پھیلتے گئے اور نئے نئے گانو اور نئے نئے شہر بسنے لگے جب لوگ دنیا مین سب
طرف بس گئے تو موجب ملکون کے گرمی سردی اور پیدایشونکی جدا جدا قومونکی چال
ڈہال اور روپ ویسے ہی ہو گئے جیسے سرد ملک والے ہمیشہ اونی کپڑے اور پوستینونمین
لپٹے رہتے ہین اور گرم ملک والے صرف دھوتی دوپٹہ ہی سے اپنا کام چلاتے
ہین صورتین بھی آب وہوا کی تاثیر سے تبدیل ہوگئین ایشیا کے حصہ غربی اور
فرنگستان کے آدمی سب سے زیادہ خوبصورت اور عاقل ہوتے ہین لیکن جو
ملک اوتر جانب یعنے قطب کے قریب ہے وہان والے ناٹے ہوتے ہین ایشیا
کے حصہ شرقی مین ناک چپٹی گال چوڑے اور آنکھین ترچھی اور چھوٹی اور افریقہ
کے رہنے والونکی ناک پھیلی ہوئی رنگ کالا بال گھونگھر والے اور ہونٹھ موٹے رہتے

ہین اور امریکا کے اصلی باشندو نکا رنگ تانبے کا سا سرخ سب سے مذہب بہی
اس عرصہ مین کئی طرحکے ہو گئے اور بادشاہ بہی ہر ایک قوم نے دوسرے قومون کے
زور ظلم سے بچنے کے لئے اپنے اپنے جدا بنا لئے غرض ہم ایک ایک ملک کا حال جدا
جدا شرح وار پڑہنے والونکا دل خوش کرنے کے لئے اس کتاب مین لکھتے ہین زمین
کے اون دو بڑے بڑے ٹکڑون سے جو برّ اعظم کہلاتے ہین ایک کا نام تو امریکا ہے
جسے اکثر نئی دنیا یا نیا برّاعظم بہی کہتے ہین اور دوسرے یعنے پرانے برّاعظم کے تین
حصے تین نام سے پکارے جاتے ہین پورب کا حصہ ایشیا پچہم کا یورپ یا فرنگستان
اور دکہن کا افریقہ ان سب مین ٹاپون سمیت انکل سے قریب نوسے کروڑ آدمی بستے
ہین اور اونکی زبانین انواع و اقسام کی کچہہ کم زیادہ دو ہزار ہو وینگی ان نوسے کروڑ
آدمیونمین سے قریب پچیس کروڑ تو عیسائی مذہب رکہتے ہین اور پینتیس کروڑ بدہ کا
مت مانتے ہین دس کروڑ مسلمان ہین اور دس ہی کروڑ کے لگ بہگ ہندو ہوینگے
باقی دس کروڑ مین دنیا کے اور مذہب کے آدمی بستے ہین

برّاعظم کی تقسیم

آبادی

زبان

مذہب

ایشیا

یہہ نام یونانی ہے سنسکرت نام ہم لوگون کو زمین کے ان حصون اور ملک اور
ندی اور پہاڑون کے نہین ملتے اسیواسطے ناچار انگریزی اور فارسی کام مین
لانے پڑے ہین پلکش شلمل کش کرونچ شاک پشکر لے ٹاپو اور جو ہی دود ہہ
شہد شراب اور اکہہ کے رس کے سمندر اور سونے چاندی کے پہاڑ جو سنسکرت

باعث سنسکرت نام نہونے کا

پستکون مین لکھے بھی ہین تو اب اونکا کہین پتہ نہین لگتا نہ معلوم ان لکھنے والون
نے کیا سمجھہ کے ایسا لکھا تھا پنڈت لوگ کہتے ہین کہ بات تو پستکونمین سب سچ
لکھی ہے لیکن اب اونکے ٹہیک معنی کا سمجھانے والا نہین ملتا جو کچھہ ہو لیکن ہم تو وہی
لکہتے ہین جو جب جسکا دل چاہے اپنی آنکھون سے دیکھہ لیوے جسطرح کھیت اور
گانوکا سرحد ہوتا ہے اوسیطرح بڑے ملکون کی بھی حد ہوتی ہے اس ایشیا
کی حد اوتر طرف اوتر سمندر اور دکھن طرف ہند کا سمندر اور پورب طرف پاسفک
سمندر اور پچھم طرف ریڈسی نامی سمندر کی کھاڑی جسے بحیرۂ احمر بھی کہتے ہین اور
سویز کا گرون زمین افریقہ سے اور میڈیٹرینین اور بلاک سی نام سمندر کی کھاڑیان
جنھین بحر روم اور بحیرۂ اسود بھی کہتے ہین اور ڈن اور ونگا ندی اور یورل پہاڑ
یورپ سے اوسے جدا کرتے ہین اور ۲ سے لیکر ۷۷ درجے عرض شمالی تک

عرض و طول

اور ۲۶ درجے طول شرقی سے لیکر ۱۷۰ درجے طول غربی تک پھیلا ہوا ہے اسکی
لمبان پورب سے پچھم کو زیادہ سے زیادہ قریب ساڑھے سات ہزار میل کے

لمبان چوڑان وسعت

اور چوڑان اوتر سے دکھن کو قریب پانچہزار میل کے اور وسعت یعنے زمین اوسکی
ایک کروڑ پچہتر لاکھہ میل مربع ہے * آدمی اوسمین تخمینًا سوا چون کروڑ

* مربع اوسے کہتے ہین جسکے چارون طرف برابر ہون یعنے جتنا چوڑا ہو اوتنا ہی لمبا اسلئے
جب ہم کسی ملک کی وسعت مربع میلونمین بتلاوین تو سمجھہ لو کہ جتنے مربع میل ہمنے لکھے اوتنے
ہی ٹکڑے ایک ایک میل کے لنبے اور ایک ایک میل کے چوڑے اوس ملک کے ہو سکتے

آبادی

بستے ہین آبادی اوسکی اس حساب سے فی میل مربع اکتیس آدمی کی پڑتی ہے

زبان

* اور ایک سو تینتالیس (۱۴۳) سے زیادہ زبانین بولی جاتی ہین زمین کے اس حصے

مین ایسے سرد ملکون سے لیکر جہان سمندر بہی جم جاتا ہے اتنی گرم ولایت تک بستے

ہین جیسے کوئی کپڑا سولہ گرہ لمبا اور چار گرہ چوڑا ہو تو ہم اوس کپڑے کی وسعت چونسٹھہ گرہ مربع
بتلا دینگے اور پہر جو ہم اوس کپڑے سے گرہ گرہ بہر لمبے اور گرہ گرہ بہر چوڑے ٹکڑے کاٹنے لگو تو چونسٹھہ
ہی ٹکڑے کاٹے جا دینگے ملک کی زمین اور وسعت کی تعداد جاننے کیواسطے یہہ حساب بہت اچہا ہے نہین تو
ایک ایک جگہ کی لمبان اور چوڑان بتلا دینے سے اونکی وسعت کا اندازہ کبہی ذہن مین ٹہیک نہ آسکیگا کیونکہ ملک
کسی جگہ کم لمبے چوڑے رہتے ہین اور کسی جگہ زیادہ کچہہ کتاب کے ورق کیطرح سب طرف سے برابر نہین ہوتے
غرض جسطرح گانو کو بیگہے سے ناپتے ہین اوسیطرح ملکونکو مربع میلونسے ناپتے ہین اسّی ہاتہہ لمبا
اور اسّی ہاتہہ چوڑا بنگالی بیگہہ ہوتا ہے ایک میل لمبا اور ایک ہی میل چوڑا یعنے تین ہزار پانچسو بیس (۳۵۲۰)
ہاتہہ لمبا اور تین ہزار پانچسو بیس (۳۵۲۰) ہاتہہ چوڑا ایک مربع میل ہوتا ہے *

* یہہ پڑتا پہیلانے یعنے اوسط نکالنے کی ترکیب ملک کی آبادی جاننے کے لئے بہت اچہی ہے
دیکہو مرزاپور کے ضلع مین ۱۸۴۸ع کے درمیان خانہ شماری کیوقت ۸۳۱۲۸۸ آدمی گنے تہے اور بنارس کے ضلع مین
کل ۷۴۱۴۲۶ اب نادان لوگ اس بات کے سننے سے یہی سمجہینگے کہ مرزاپور بنارس سے
زیادہ آباد ہے لیکن دانا لوگ دونو ضلعون کی وسعت دیکہہ فی میل مربع پڑتا پہیلا لیتے ہین اور
اس حکمت سے سہل مین جان لیتے ہین کہ بنارس مرزاپور سے کچہہ کم چوگونہ زیادہ آباد ہے کیونکہ
مرزاپور کی وسعت پانچہزار دوسو چوراسی میل مربع ہے اور بنارس کی کل دو ہزار پچانوے ۲

سردی گرمی

ہین کہ جسمین آدمی دہوپ کی تیزی سے کالے ہو جاتے ہین مسلمانونکا مذہب بہت
دور دور تک پہیلا ہے مگر گنتی مین بدہ کے ماننے والے زیادہ ہین ہندوستان

مذہب

والے بیدک یعنے بیدکا دہرم رکہتے ہین اور عیسی کا دین ابتک اس حصۂ زمین

تعریف

مین زیادہ نہین چلا ایشیا کا ملک اگلی تواریخون مین بڑا مشہور ہے کیونکہ پہلا
آدمی جسسے ہم لوگ پیدا ہوئے اسی حصۂ زمین مین پیدا ہوا تہا اور زمین کے اسی
حصے سے ساری باتین عقل و تمیز اور راحت و آرام کی نکلنی شروع ہوئین پہلی ہی
پہل زمین کے اسی حصے مین زبردست اور نامی بادشاہ ہوئے اور سب سے
اول زمین کے اسی حصے مین دولت اور علم کا قدم آیا سوا اسکے جیسے ندی
پہاڑ جنگل اور میدان زمین کے اس حصے مین پڑے ہین اور جیسے پہل پہول دوا

---

١٠ میل مربع پڑتا پہیلانے سے مرزاپور مین فی میل مربع ایکسو اٹہاون آدمی پڑتے
ہین اور بنارس مین سات سو ننیتالیس آدمی یہہ وہی حساب ہے کہ جیسے ایک کے کہیت
مین چار من گیہون پیدا ہوئے اور دوسرے کے کہیت مین دس من مگر جب معلوم ہوا
کہ دس من والے کہیت مین بیس بیگہے زمین ہے اور چار من والے
مین دو ہی بیگہے تو صاف ظاہر ہوتا ہے کہ چار من والے کے زمین زیادہ
اوپجاؤ ہے کیونکہ اوسکو فی بیگہ دو من گیہون
پڑے اور دس من والے کو فی بیگہ
کل آدہ من یعنے بیس سیر

غلہ فلزات جواہرات چرندے پرندے درندے وغیرہ اسمین پیدا ہوتے ہین ایسے

تقسیم

ہرگز دوسرے حصونمین نہین ملینگے اشیا مین نیچے لکھی ہوئی ولایتین بسی ہین

اول ہندوستان اوسکے پورب برہما اوسکے دکہن سیام اوسکے دکہن ملاکا

سیام کے پورب کوچین برہما کے پورب اوتر چین اوسکے اوتر اشیای روس

چین سکے پورب جپان سکے ٹاپو ہندوستان سکے پچہم افغانستان اوسکے

پچہم ایران چین سکے پچہم توران ایران سکے پچہم عرب اوسکے اوتر اشیای روم

بادشاہت

بادشاہت ان سب ولایتونمین خودمختار ہین اکثر ایسے ہی چلے آئے ہین یعنے بادشاہ

جو چاہے سو کرے کوئی اوسکو روک نہین سکتا بادشاہ کے جو کچہہ موہنہ سے

نکلا وہی آئین ہے ملک چاہے برباد ہوجاہے آباد رعیت کا مقدور نہین کہ اوسکا

حکم ٹال سکے اس ڈہب کی سلطنت مین جب بادشاہ خداترس اور منصف مزاج

ہوتا ہے تب تو رعیت کو سکہہ چین ملتا ہے نہین تو وہی لوٹ مار اور بے انتظامی

مچی رہتی ہے کہ جسمین تیمور اور نادر ایسے بادشاہون نے ایک ایک دن مین

لاکہہ لاکہہ آدمی مرد عورت اور بچے بیگناہ کٹوا ڈالے صرف ایک ہندوستان

کے درمیان ہم لوگونکی خوش نصیبی سے کچہہ کم زیادہ پچاس برس کا عرصہ گذرا ہوگا

آئینی بندوبست ہوگیا ہے یعنے بادشاہ کا مقدور نہین کہ آئین کے برخلاف

کچہہ بہی کام کرسکے آئین بادشاہ اور رعیت دونوکی راے متفق ہونے سے بنتا ہے

جبتک رعیت راضی نہو بادشاہ اپنی طرف سے کوئی بہی آئین جاری نہین کرسکتا

اور رعیت کا ہیکو ایسے کسی آئین پہ راضی ہوگی کہ جسنے اوسکا نقصان ہے بس
اس ہندوستان سے بادشاہ چاہے اچھا ہو چاہے برا انتظام مین خلل نہین
پڑتا اور ملک کی دن پر دن ترقی ہوتی جاتی ہے مفصل بیان اس آئین اور پارلیمنٹ
کا یعنے جہان آئین بنتا ہے ممالک فرنگستان سکے درمیان ولایت انگلستان کے
ساتھہ ہوگا کیونکہ اب ہندوستان اوسی بادشاہ کے تابع ہے ہم لوگونکو اتنی
عقل نہونے کے باعث کہ اپنے ملک کے لئے آپ آئین بنا دین وہان والے
اپنی طرف سے کئی بڑے لایق اور ہوشیار صاحبونکو چن کر کونسل کے نام سے
مقرر کرتے رہتے ہین کہ جسمین وے متفق الراے ہو کر رعیت کے مفید
مطلب آئین بنا دین اس کونسل کا بیان ہندوستان کے ساتھہ ہوگا ؛

ہندوستان

عرض و طول
یہہ ملک ایشیا کے دکھن جانب مین ۸ درجے سے ۳۵ درجے عرض شمالی
تک اور ۶۷ درجے سے ۹۲ درجے طول شرقی تک چلا گیا ہے ہند

وجہ تسمیہ
اور ہندوستان اس ملک کا نام مسلمانون نے رکھا اور انڈیا انگریز لوگ
پکارتے ہین جڑ ان دونو نام کی سندہ ندی معلوم پڑتی ہے کیونکہ انگریز
لوگ تو اب بھی اوس ندی کو انڈس کہتے ہین سنسکرت والون نے اوسکا
نام بھارت برش اسلئے رکھا کہ اونکی مت بموجب کسی زمانہ مین راجہ بھرت

حدود اربع

تو بہت اچھا تر رائج کیا تھا حد اس ملک کی جدا جدا زمانے مین جدا جدا طور پر رہی
ہے کبھی لوگون نے برہما سیام ملاکا اور کوچین کو بھی اسی مین گنا اور کبھی
کابل قندھار اور تبت کو اسمین ملایا مگر ہم یہان وہی حد لکھتے ہین جو اب اس زمانہ
مین برتی جاتی ہے اور انگریزی نقشونمین لکھی رہتی ہے اور اسی حد کے اندر جو ملک
ہے اوسکو ہندوستان کہنا چاہیئے کیونکہ برہما اور کابل وغیرہ کے باشندے
اپنا چلن مذہب اور بادشاہت ان دنون ہم لوگونسے ایسا جدا رکھتے ہین
کہ اب اونکو ایک جدا ہی ولایت کہنا مناسب ہے غرض یہہ ہندوستان جو
پان کی طرح کچھہ مثلث سا اور نوک اوسکی دکھن کو نکلی ہوئی نقشے مین دکھلائی
دیتے ہے دکھن طرف سمندر سے گھرا ہے اور اوتر طرف اوسکے ہمالے کا پہاڑ پڑا
ہے پچھم طرف سندہ پار جسے اٹک کا دریا بھی کہتے ہین کوہ سلیمان ہے
اور پورب طرف اوسکے منی پور کے جنگل پہاڑون سے پرے برہما کا ملک ہے

لمبان چوڑان

اسکی لمبان راس کماری سے جو دکھن مین سیت بندھہ رامیشور کے بھی آگے
ہے کشمیر تک قریب ۱۸۰۰ میل کے ہوگی اور چوڑان راس منز سے جو
کرانچی بندر سے بھی بڑہکر پچھم مین ہے اور جسے وہان والے راس مرتی بھی کہتے
ہین برہما کی حد تک قریب سولہ سو میل کے ہے

وسعت

اور وسعت اسکی کچھہ کم زیادہ
بارہ لاکھہ میل مربع بتلاتے ہین

آبادی

اور آدمی اسمین تخمیناً چودہ کروڑ بستے ہین
اوسط انکا لینے سے فی میل مربع کچھہ اوپر ایک سو سولہ آدمی پڑینگے ⁂

تعریف

ہم ابہی اوپر اس کتاب مین کسی جگہ ایشیا کی خوبیان لکہہ آئے ہین مگر یا بتانا
چاہیئے کہ ایشیا مین بہی یہہ ملک سب سے زیادہ مشہور تہا یہہ ملک کسی زمانہ
مین علم و دولت کے لئے سبکا سرتاج تہا ساری دنیا کے آدمی اس ملک
کے دیکہنے کی آرزو رکہتے تہے اور جو تاجر بیپاری یہانتک آتے تہے تمام
عمر کی روٹیونسے فارغ ہو جاتے تہے یہانکے راجاؤن سے سارے جہان کے
بادشاہ ڈرتے تہے اور انکا وے لوگ سب طرحسے دل رکہتے تہے دیکہو
ان فرنگستان والون نے جواب علم و دانائی مین اپنا ثانی نہین رکہتے پہلے
ہی پہل رومیون سے پڑہنے لکہنے کی سدہ بدہ پائی تہی رومی یونانیون کے شاگرد
تہے اور یونان اور مصر والے ہندوستان مین آکر یہانکے پنڈتونسے تحصیل علم
کر گئے تہے صرف سندہہ ندی کے کنارے پر دو چار ضلعے اس ملک کے جو
کچہہ دن ایران کے بڑے بادشاہ دارا شاہ کے قبضے مین رہے تو کہتے ہین
کہ جتنی آمدنی سارے ایران کے ملک کی اوسکے خزانہ مین آتی تہی اوسکی ایک
تہائی صرف ان ضلعون سے اوٹہتی لگتی تہی بلکہ ایران والے اوسے باج مین
چاندی دیتے تہے اور ان ضلعون کے زمیندار سونا پہنچاتے تہے اس لوٹے
حال مین بہی ۱۷۳۹ عیسوی کے درمیان نادرشاہ یہانسے ستر کروڑ
کا مال لیگیا کہ جسمین صرف ایک تخت طاؤس بادشاہ کے بیٹہنے کا سات کروڑ
سے زیادہ کا تہا جبتک راہ نہ معلوم تہی تو فرنگستان والے سمندر سے

اس ملک مین جہاز لانے کیواسطے کیسے مضطرب اور متردد تہے کتنے جہاز اونکے اس راہ کی تلاش مین مارے گئے اور کتنے آدمی اسی آرزو مین سمندر کی مچھلیون کے لقمے ہوئے سکندر ایسا بادشاہ اس ملک لینے کی ہوس مین مرا بابل کے فرمانروا انٹیوکس اور ایران کے مالک نوشیروان سے بادشاہونکو اس ملک کے راجاؤن کے لئے اپنی بیٹیان دینی پڑین سلیوکس کی بیٹی مہاراج چندرگپت کو آئی تہی اور نوشیروان کی بیٹی اودےپور کے رانا نے بیاہی تہی غرض اس ملک کی آرزو سب ملک کے آدمی رکہتے تہے اور چارون طرف سے دوڑ دوڑکر یہان آتے تہے اور یہان والے اور سب ملکو نکو ناچیز اور بے حقیقت سا سمجہکر کبہی باہر نہ جاتے اور ہمیشہ اپنے ہی مقام مین قایم بنے رہتے کون ایسی چیز تہی جو اس ملک مین نہوا اور یہہ اوسکی تلاش کے لیئے باہر جاوین خالق پروردگار کی مہربانی سے انکو اسی جگہ سب کچہہ موجود تہا ؛

پہاڑ اس ملک مین کم مین اور میدان بہت اور اون میدانون مین ندیان اس کثرت سے بہتی ہین کہ سارا ملک گویا باغ کیطرح شاداب ہورہا ہے ہمالے پہاڑ جو اس ملک کے اوتر حد ہے دنیا کے سب پہاڑون سے اونچا ہے پورب مین اوس مقام سے جہان برہم پوتر پچہم مین اوس مقام تک جہان سندہ ندی اسے کاٹکر تبت سے ہندوستان مین آتی ہے اس پہاڑ کی لمبان قریب دو ہزار میل کے

ہوویگی + اور چوڑان تخمیناً کچھہ کم چار سو میل ہماچل اور ہماوری بہی اوسیکا
نام ہے ہم سنسکرت مین برف کو کہتے ہین اس پہاڑ کی چوٹیان ہمیشہ بارہون
مہینے برف سے ڈہکی رہتی ہین جو کبہی کہین سے کچھہ برف ہٹ جاتی یا گر پڑتی
ہے تو سینکڑون ہاتہہ اوسکے نیچے صرف برف کے کرار سے دکھلائی دینے
لگتے ہین جو کوئی آدمی ہندوستان کے میدان سے اس کوہستان مین
جاوے تو پہلے اوسے چھوٹے چھوٹے پہاڑون پر چڑہنا اوترنا پڑتا ہے
جون جون وہ اوپر کو ان پہاڑونمین بڑہتا جاتا ہے پہاڑون کی بلندیہی بڑہتی جاتی
ہے یہانتک کہ جاتے جاتے دس بارہ یا بیس دنمین وہ اون پہاڑونکی
جڑمین پہونچتا ہے کہ جنکی چوٹیان ہمیشہ برف سے ڈہکی رہتی ہین ان پہاڑونپر
آدمی توکیا پرندے بہی پر نہین مار سکتے بلکہ بادل بہی مثل زنار اونکی کمر سے
لٹکتے رہ جاتے ہین چوٹی تک ہرگز نہین چڑہ سکتے مثلاً سے پہاڑ پر جو شملہ
سے تین منزل آگے دس ہزار فٹ سمندر کے سطح سے اونچا ہے ※ کسی روز

+ اس پہاڑ کا طول اتنا ہی مت سمجہنا جتنا یہان لکھا ہے یہان اتنا ہی لکھنا مناسب
ہے جتنا ہندوستان کے ساتھہ ملا ہے اور ہمالے کے نام سے پکارا جاتا ہے باقی حال دوسری
ولایتونمین لکھا جاویگا یہہ پہاڑ سمندر تک چلا گیا ہے +

※ پہاڑ کی بلندی سمندر کے سطح سے اسواسطے لکھتے ہین کہ زمین کہین اونچی ہے کہین نیچے
حساب سب جگہ سے ٹہیک نہین بیٹہتا اور سمندر کے سطح سب مقام مین برابر ہے اکثر نادان آدمی

جب آسمان صاف ہوجاوے تو ان برفی پہاڑونکی کیفیت دیکھنے چاہیے پورب
پچھم اور دکہن کو جہانتک نگاہ جاتی ہے سوسو دودوسو میل تک پہاڑ ہی پہاڑ
سوا سوہاتہہ تک اونچی اور بیس بیس ہاتہہ تک جڑ مین موٹے درختوں کے
جنگلونسے گویا ہرے کپڑے پہنے ہوئے جنمین ندیونکا پانی جو جگہ جگہ پراونکی جڑونمین
سورج کی شعاعون سے چمکتا ہے گویا کنارے گوٹا لگا ہے سمندر کی لہرون کیطرح
اونچے نیچے دکہلائی دیتے ہین اوراونکیطرف گہوڑے کے نعل یا ہلال کی صورت
پہاڑونکی بلندی چڑہائی کے حساب سے بتلاتے ہین مگر یاد رکھو کہ اس ڈہب سے ہرگز اوسکی
بلندی کا ٹہیک اندازہ نہین ہوسکتا کیونکہ کسی پہاڑ مین ڈہال تہوڑی رہتی ہے اور کسی
مین بہت اسلئے ہمنے سب جگہ پہاڑونکی کہڑی بلندی کا حساب لکہا ہے جیسے دیکہو کسولی
کے پہاڑ کو کالکا سے سڑک کی راہ چہہ کوس کی چڑہائی لگتی ہے مگر جو سڑک چہوڑکر کوئی
آدمی دوسری طرفسے اوسپر سیدہا جاسکے تو اوسے تخمیناً دو کوس سے زیادہ نہ چڑہنا
پڑیگا اور حساب سے اوسکی کہڑی بلندی سمندر کے سطح سے کل کچہہ اوپر چار ہزار ہاتہہ یا
چہہ ہزار فٹ ہے یعنے جو کسولی کی چوٹی پر کوئی کنواکہودنا چاہے تو جب چار ہزار ہاتہہ گہرا کہد جائیگا
تب اوسکی تہاہ سمندر کے سطح سے برابر گنی جاویگی یا کسولی کے برابر اونچا کوئی مینار
سمندر کے ٹہیک کنارے پر بنانا چاہو تو چار ہزار ہاتہہ اونچا بنانا پڑیگا تین فٹ کا ایک گز
ہوتا ہے اور ایک گز مین دو
ہاتہہ ہوتے ہین ؛

کوئی دوسو کوس کے پاٹ تک بڑی پہاڑ نظر پڑتے ہین ایسے اونچے کہ گویا
قادر مطلق اور خالق برحق نے آسمان کے سہارے کے لئے یہی کھمبے رچے
دہوپ کی تیزی سے ایسے چمکتے ہین کہ گویا زمین کے ہاتہہ مین یہہ ایک مجلا اور
مصفا چاندی کا کنگن پڑا ہے اور پہر جو اپنے پیرون کے نیچے نگاہ کرو تو باغ کی کیاریون
کیطرح سینکڑون رنگ کے پہول پہول رہے ہین بلکہ باغو نمین وہ پہول کہان پائے
پہاڑون کے پانی کے گرنے کا شور اور ٹہنڈی ٹہنڈی ہوا کی جہکور یہہ کیفیت دیکہی
ہے بن آوے لکہکر کوئی کہانتک بتاوے جو لوگ ان پہاڑون کے پار ہوکر
ہندوستان سے تبت کو جانا چاہتے ہین وے اون ندیون کے کنارے کنارے
جو ان پہاڑون کو کاٹ کر تبت سے ہندوستان مین آئے ہین پہاڑونکی جڑ ہی
جڑ مین چلکر یا اون گہاٹیون پر جو کسی کسی جگہ مین ایسے اونچی نہین ہین جن پر جان نبچ سکے
چڑہ کر پار ہو جاتے ہین چوٹیون پر ان پہاڑونکی ہرگز کبہی کوئی نہین جا سکتا سب سے
اونچی چوٹی اوسکی دہول گرہ جہان سے گنڈک ندی نکلتی ہے سمندر کے سطح سے
کچہہ اوپر اٹہائیس ہزار فٹ اونچی ہے جمنوتری کا پہاڑ جسکے نیچے سے جمنا نکلی ہے
قریب چہبیس ہزار فٹ کے اوپر گل پہاڑ جو تبت اور ستلج ندی کے بیچ مین ہے
قریب تئیس ہزار فٹ کے اونچا ہے نیت گہاٹی جسے لیتی یہی کہتے ہین بدری ناتہہ
سے گوشہ شمال و مشرق مین دولی ندی کے کنارے کچہہ اوپر سولہ ہزار فٹ
سمندر کے سطح سے بلند ہے کماؤن گڈہوال والے اہس گہاٹی سے

ہمالے پار ہو کر تبت اور چین کو جاتے ہین سلسلہ اس ہمالے پہاڑ کا سندہ سے
لیکر برہم پوتر تک چلا گیا ہے مگر اوسکے جدا جدا ٹکڑے اور جدا جدا چوٹیان جدا جدا
نام سے پکارے جاتے ہین جیسا ابہی اوپر شملا بنو دہول گر جمنوتری پرگل
وغیرہ لکھہ آئے ان پہاڑون مین قریب تیرہ ہزار فٹ کے بلندی تک تو جنگل بہی ہوتا
ہے اور آدمی بہی بستے اور کہیتی باڑی کرتے ہین پہر تیرہ ہزار فٹ سے اوپر برف
ہی برف رہتی ہے جو پہاڑ تیرہ ہزار فٹ سے کم اور سات ہزار سے زیادہ اونچے
ہین اونپر صرف جاڑون کے دنون مین تہوڑی بہت برف گرجاتی ہے عجب قدرت
ہے اوس قادر ذوالجلال کی جون جون اوپر چڑہتے جاؤ درخت جہاڑی پہول پہل
اور کہیتونکی صورت بدلتی جاتی ہے کہان تو ابہی اونکی جڑ مین گرم ملک کے درخت
آم املی وغیرہ دیکہے تہے اور کہان تہوڑی ہی دور چڑہ کر سرد ملک کی پیدائشین
بان برانس چیل کیلو دیودار وغیرہ دکہلائی دینے لگے یہانتک کہ پہر برف کی حد کے
پاس سوائے بہوج پتر کے اور کچہہ بہی نہین اوگتا ایک ہی نگاہ مین گرمی سردی
برسات تینون موسم نظر پڑ جاتے ہین نیچے گرمی اور گرمی کی کہیتیان جو پہاڑی
لوگ زینون کیطرح پہاڑونپر درجہ بدرجہ بوتے چلے جاتے ہین اور جہرنونکے پانی
سے خودبخود سینچا کرتے ہین درمیان مین جو بادل گہر آئے تو برسات اور گرجنا تڑپنا
اور اوپر پہر جاڑا اور برف ہے دس کوس کے تفاوت مین تینون موسم کی چیز پیدا ہوسکتی
ہین جیرارد صاحب پرگل پہاڑ پر بیس ہزار فٹ تک اونچے چڑہے تہے اسنے

زیادہ اونچان پہاڑون پر کسی آدمی کا جانا ابتک سننے مین نہین آیا پندرہ ہزار
فٹ سے آگے بڑہنے پر سانس رکنے اور سر اور چہاتی مین درد ہونے
لگتا ہے شملا منصوری وغیرہ مقامونمین جہان سرکار نے پتہر کاٹ کر سڑکین
نکال دی ہین وہان چڑہنا اوترنا تو ضرور رہتا ہے مگر لوگ سب کہٹکے گہوڑے دوڑائے
چلے جاتے ہین باقی اور سب جگہ جہان سڑکین نہین بنی ہین رستا ان پہاڑونمین
بہت بکٹ ہے کہین دیوارکیطرح کہڑے پہاڑونمین اونکی دراڑونکی درمیان
میخین گاڑکر اور اون میخون پر لکڑیان رکہکر اون لکڑیون کے سہارے سے
چلتے ہین اور کہین گہاس کی جڑ پکڑ پکڑ کر بندرون کیطرح ہاتہہ کے بل ان پہاڑون
پر چڑہتے ہین جو پیر کے تلے نگاہ جاوے تو کئی سو ہاتہہ نیچے ندیا کا پانی اس
زور کے ساتہہ پتہرونسے ٹکرا رہا ہے کہ جسے دیکہکر سر گہومے اور جو سر
پر نظر اوٹہاوین تو وہ پہاڑ دیوار سا اتنا اونچا دکہلائی دیوے کہ جسے دیکہہ کے آنکہہ
تہرا جاوے ایسی بکٹ راہونکا حال بہی سننے سے رونگٹے کہڑے ہوتے ہین
چلنے والونکا تو جی ہی جانتا ہوگا ہمالے کے سوا سے اس ملک مین اور بہی جو
سب پہاڑ بیان کے لایق ہین اونمین سے بندہیاچل اس ملک کے بیچون بیچ مین
پڑا ہے کہمبہات کی کہاڑی سے نرمدا ندی کے اوتر اوتر ضلع بہاگلپور مین گنگا
کے کنارے تک چلا آیا ہے مگر بلندی اوسکی تخمیناً دو واڑہائی ہزار فٹ سے
زیادہ کہین نہین سہیادری بندہیہ کے پچہم سرے سے لیکر سمندر کے کنارے

سے نزدیک ہی نزدیک راس کماری تک چلا گیا ہے انگریز لوگ اسے پچہم گہاٹ
کہتے ہین ملیاگر اسی کے جنوبی حصہ کا نام ہے سہیادری کے سامہنے خلیج بنگالی
کے نزدیک کاویری سے بندہیہ کے پورب سرے تک پہاڑونکا جو ایک چہوٹا
سا سلسلہ گیا ہے اوسے پورب گہاٹ کہتے ہین ان پچہم اور پورب گہاٹونکے
درمیانمین دکہن طرف جو پہاڑ ہے اوسکا نام نیل گر ہے اگرچہ ان پہاڑونمین
پانی اور جنگل کی کثرت سے بڑے بڑے دلچسپ اور پرفضا مقام ہین مگر چوٹیان
اونکی پانچ چہہ ہزار فٹ سے زیادہ اونچی کوئی نہین صرف ایک مور چورتی بیٹ
نیل گر مین کچہہ اوپر آٹہہ ہزار فٹ اونچا ہے ٭

اب اون ندی اور دریاؤنکا بیان سنو جو ان پہاڑون سے نکلتے ہین نامی اونمین
گنگا جمنا سرجو گنڈک سون کوسی تشتہا چنبل سندہ جہلم چناب
راوی بیاسا ستلج برہم پوتر نربدا تاپی مہا ندی گوداوری کرشنا
اور کاویری ہین گنگا اس ملک کا مشہور دریا ہے جسے سنسکرت مین بہاگی رتہی
جانہوی وغیرہ بہتیرے نامونسے پکارتے ہین ہمالے سے نکلکر پندرہ سو میل
بہنے کے بعد کتنے ہی دہانونسے خلیج بنگالے مین گرتی ہے جس مقام پر
سے یہہ نکلی ہے اوسے گنگوتری اور گومکہہ بہی کہتے ہین وہان کوئی تین سو
فٹ اونچا ایک برف کا ڈہیر ہے اوسی کے نیچے ایک موکہے سے اس گنگا کی
دہارا کچہہ کم زیادہ اٹہارہ ہاتہہ چوڑی اور تمین ہاتہہ یادہ ہاتہہ گہری نکلتی

ہے کہ جو بہرا اور ندیونکا پانی لیکر پانچ کوس کے پاٹ سے سمندر مین ملتی ہے
گنگا کا منبع یعنے نکلنے کا مکان گنگوتری سمندر کے سطح سے کچھہ کم چودہ ہزار فٹ
اونچا ہے جسجگہہ جاتریون کے درشن کے لئے مندر بنا ہے وہانسے یہہ مقام
گیارہ میل آگے ہے ہردوار سے جو سمندر کے سطح سے ایک ہزار فٹ اونچا ہے
یہہ ندی پہاڑونکو چہوڑکر میدان مین بہتی ہے راج محل سے کچھہ دور آگے بڑہ کر
اس گنگا کی کئی دہارا ہو گئین مگر جو کلکتے کے نیچے ہو کر بہا کہی رتہی اور ہگلی کے نام
سے ساگر کے ٹاپو کے پاس سمندر سے ملتی ہے ہندو اوسیکو اصلی گنگا سمجہتے
ہین اور جہان اسکا سمندر سے اتصال ہوا ہے وہان بڑا تیرتھہ مانتے ہین
وہان کپل منی کا ایک مندر بنا ہے اور جو دہارا سب سے بڑی پورب مین
برہم پوتر کے ساتھہ ملکر دکہن شہباز پور نام ٹاپو کے سامہنے سمندر مین
گرتی ہے اوسے پدما پدماوتی اور پدا بہی کہتے ہین اور اوسکا مہاتم اصلی گنگا
کے برابر نہین ہے اس سو کوس کے تفاوت مین جو ان دونو دہارا کے بیچ
پڑا ہے گنگا کے اور سب سینکڑون دہارا سمندر سے ملتی ہین پانی کی کثرت سے
اس جگہ بڑا دلدل ہے اور نہایت گنجان جنگل رہتا ہے اسی جنگل کا نام سندربن
ہے درختونکی شاخون پر کلولین کرتے ہوئے بندر لنگور اور رنگ برنگ کے
خوش رنگ اور خوش آواز پرندونکی کثرت سے مسافرونکا جنکی کشتی اوس راہ
سے آتی ہے دل لبہاتا ہے اور نہایت خوب اور دلچسپ معلوم پڑتا ہے

لیکن اوسمین سانپ اور شیر وغیرہ موذی جانور بہی اسقدر رہتے ہین کہ ایسا دلیر ہمت
والا کوئی نہین جو اپنی کشتی سے اوتر کر اس جنگل کے اندر گہسے بلکہ ناؤ بہی جو بیچ دہار
پر لنگر پر رہتی ہے رات کو چوکس رہنا پڑتا ہے ورنہ تعجب نہین کہ کوئی شیر پانی مین تیر کر
کشتی سے کسی آدمی کو اوٹہا لیجاوے آب وہوا بہی اس جنگل کی نہایت خراب ہے
برسات مین گنگا کا پانی دس گیارہ ہاتہہ اونچا بڑہ جاتا ہے اور بنگالے کے ملک مین
اس دریا کے دونو کنارونپر پچاس پچاس کوس تک پانی ہی پانی دکہلائی دینے لگتا ہے
وہانونکی کہیت مین ناؤ چلتی ہین اور گانو جگہ جگہ پر پانی کے بیچ مین ٹاپوونکی طرح
نگاہ مین آتے ہین ہندؤنکا یہہ عقیدہ ہے کہ گنگا مین نہانے سے سارے پاپ
دہوئے جاتے ہین اور کہتے ہین کہ اوسکا پانی چاہو جتنے دن رکہو بگڑتا کبہی
نہین بلکہ اوسکا پینا بہت مفید سمجہتے ہین عبد الحکیم خان جو ۱۷۹۱ء مین بیجاپور کے
ضلع کے درمیان شاہنور کا نواب تہا مسلمان ہوکر بہی سواے گنگا جل کے کوئی
دوسرا پانی نہ پیتا اور پانچ سو کوس سے اس دریا کا پانی منگواتا جو گنگا سے اس
ملک والونکا بڑا فائدہ ہوتا ہے لاکہون بیگہے زراعت صرف اسی کے پانی سے ہوتی
ہے اور سینکڑون کام ان لوگون کے اسمین کشتی چلنے سے نکلتے ہین صرف
جلنگہی بہاگی رتہی اور ناتہا بہنگا اسکی ان تین دہارا کی راہ کم سے کم اٹہتی ہزار کشتی
سال بہر مین آتی جاتی ہین بلکہ کلکتہ تک تو اس دریا مین سمندر سے جہاز بہی آتے
ہین جمنا جسے سنسکرت مین یمنا اور کالندی وغیرہ نامون سے بہی پکارتے

ہین گنگوتری سے کچھہ دور پچہم ہمالے مین جمنوتری کے پہاڑ سے نکل کر کچھہ کم ۸۰۰
میل بہتی ہوئی الہ آباد کے نیچے جسے ہندو پریاگ کہتے ہین گنگا مین ملجاتی ہے
ان دونو دریاؤنکے سنگم کو ہندو لوگ تربینی کہتے ہین اور بہت ہی بڑا تیرتھہ
مانتے ہین اگلے زمانے مین یہہ لوگ دوسرے جنم مین اپنی دلی مراد پانے کے
یقین پر اکثر اس تیرتھہ مین اپنا سر آرے سے چروا ڈالتے تھے شاہجہان بادشاہ
نے یہہ کام برا سمجھکر موقوف کر دیا اور وہ آرا بھی تڑوا ڈالا کپتان ہجسن صاحب
جمنوتری کا حال اس طرح پر لکھتے ہین کہ
کوہ جمنوتری کے گوشۂ جنوب مغرب مین کچھہ اوپر دس ہزار فٹ سمندر سے اونچا
ایک برف کے ٹکڑے کے نیچے سے جو اوس وقت ساٹھہ گز چوڑا اور تیرہ گز موٹا
تھا یہہ دریا کوئی گزبھر چوڑا اور پانچ چار انگل گہرا نکلتا ہے اوس برف کے ٹکڑے مین
ایک روزن تھا کپتان صاحب اوس روزن کی راہ اوسکے اندر چلے گئے تو جا کر کیا دیکھتے
ہین کہ اوس برف کی چھت کے نیچے پہاڑ کے پتھرونمین بہت سے سوراخ ہین اور
اون سوراخونمین سے ادہن کیطرح کہولتا ہوا پانی نکلتا ہے غرض یہی پانی جمنا
کی اصل ہے لیکن پہاڑ سے نکل کر جب یہہ میدانمین پہونچتی ہے تو پھر اتنی بڑی ہے
کہ بڑی بڑی ناوین بڑے اسمین چلتے ہین سرجو جسے شہر یو گھر گھرا اور گھاگرا یو دیوگا
اور دیوا بھی کہتے ہین اور گنڈک اور کوسی جسکا صحیح نام کوشکی ہے اور ستہا
جسے سنسکرت مین ترشنا اور شرسوتا بھی کہتے ہین یہہ چارون ندی ہمالی

سے برفی پہاڑون سے نکلکر پہلی پہیری سے کچھہ دور اوپر دوسرے پٹنے کے سامنے
تیسری بہاگلپور سے کچھہ دور آگے بڑہکر اور چوتھی کرتو یا کو لیتی ہوئی نواب گنج
کے پاس گنگا سے ملتی ہین گنڈک مین سالگرام ملتے ہین اسلئے اوسے سالگرامی
بہی پکارتے ہین کہتے ہین کہ ہمالے کی جانب شمال مین مکت ناتھہ کے پاس
گنڈک کے کنارے جو ایک پہاڑ ہے یہہ سالگرام کو اوسی مین سے بہالاتی ہے
ہندو تو سالگرام کو ساکشات وشنو کا اوتار سمجھتے ہین اور انگریز لوگ اوسے
آمونیٹ کہتے ہین اور بتاتے ہین کہ جسکو ہندو اوسمین چکر کا نشان جانتے ہین
وہ طوفان کے وقت مین جو سب سمندر کے جانور پہاڑون مین دب گئے تھے
اونمین سے ایک طرح کے چھوٹے سے جانور کا نشان ہے اس قسم کے جانور
ابتک بہی سمندر مین موجود ہین اور اس وضع کے نشان دار پتھر اور بہی بہت پہاڑون
ملتے ہین گنڈک مین تیرنا اور کرتو یا مین نہانا ہندوؤن کی مت بموجب منع ہے اور
اسیطرح کرم ناشا جو چھوٹی سی ندی بنارس اور بہار کے ضلعون کے بیچ مین بہکر
گنگا مین گرتی ہے اور اوسکے پانی کے چھونے کی مناہی ہے چنبل و سون یہہ
دونو بندہیاچل سے نکل کر چنبل تو اٹاوے سے بارہ کوس نیچے جمنا مین گرتی ہے
اور سون ترجوا اور گنڈک کے مہانون کے بیچ مین چہپرے کے سامنے دکہن
سے آکر گنگا مین ملتی ہے سندہ دریا جسے اٹک کا دریا اور انگریز لوگ انڈس
کہتے ہین ہمالے کے پار تہارو شہر کے پاس کیلاس کے جانب شمال سے

نکلا ہے اور ستره سو میل سے اوپر بہکر کئی دہارا ہو کہ جسمین سب سے بڑی
کا پاٹ مہانی پر چہہ کوس سے کم نہین ہے ہندوستان کے شمال جانب مین
سمندر سے ملتا ہے اٹک کے نیچے پہاڑو نمین جگہہ کی تنگی ہے یہہ دریا بڑے
زور شور سے بہتا ہے پاٹ وہان پر کچہہ اوپر پانچ سو ہاتہہ ہووبگا مگر پانی بہت گہرا
اور کشتیون کو اوس مقام مین بڑا ہی ڈر رہتا ہے جو کبھی پہاڑ سے ٹکر کہاوین
تو ایکدم مین ٹکڑے ٹکڑے ہو جاوین ہندؤن کے دہرم شاستر مین سنده
پار جانا منع ہے لیکن کام پڑنے سے سب جاتے ہین بلکہ اگلے زمانہ مین ہمارے
ملک کے راجاؤن نے سنده پار اوتر کر بہت ملک فتح کئے ہین جہلم چناب
راوی بیاسا اور ستلج یے پانچون ندیان ہمالے سے نکلکر سب کے سب
اکٹھے پنجند کے نام سے مٹہن کوٹ کے نیچے سنده مین گرتی ہین اور
انہین پانچ ندیون سے سیراب ملک پنجاب کہلاتا ہے انمین سے ایک ستلج
تو ہمالے کے شمال جانب مین مان سرو ور کے پاس راون ربد سے نکلی
ہے اور باقی چارون ہمالے کی جانب جنوب سے نکلتی ہین جہلم جسے شاستر
مین وتستا لکھا ہے کچہہ اوپر چار سو میل بہکر جہنگ سے دس کوس نیچے چناب
مین ملجاتی ہے اور راوی بہی جسکا سنسکرت نام ایراوتی ہے کچہہ اوپر چار سو میل
بہتی ہوئی ملتان سے بیس کوس اوپر اسی چناب سے آملتی ہے بیاسا جسے
بیاشا بہی کہتے ہین آبہی کنڈ سے نکلکر تخمیناً دو سو میل بہکر ہری کے پٹن

کے پاس ستلج سے ملتی ہے اوسکی تھاہ مین چوربالو اکثر جگہ ہے اس باعث
جاڑو نمین جب پانی گھٹ جاتا ہے تو پایاب اوترنے مین بہت خبرداری رکھنی پڑتی
ہے بلکہ کنارون پر بھی سنبھل سنبھل کر پیر دہرتے ہین پگڈنڈی سے ہرگز باہر نہین
جاتے ورنہ فوراً بالو مین گڑجاوین اور ستلج جسکا سنسکرت نام شتندرو ہے کچھہ
اوپر آٹھہ سو میل بہکر بہاولپور سے بیس کوس نیچے چناب سے مل جاتی ہے پنجند کے نام سے
تخمیناً تیس کوس بہکر مٹھن کوٹ کے نیچے جیسا کہ ابھی اوپر لکھہ آئے ہین سندہ
مین جا گرتی ہے چناب جسے سنسکرت مین چندربہاگا کہتے ہین ہمالے
مین اپنے منبع سے مٹھن کوٹ تک کچھہ اوپر چھہ سو میل لنبی ہے پہاڑو نمین ان
دریاؤن کے درمیان جہان پتھرونسے پانی ٹکرانے کے سبب کشتیونکا گذر
ہرگز نہین ہوسکتا جھولے یا چھینکے پر پار ہوتے ہین یا مشکون پر چڑھکر اوترجاتے
ہین جھولا اوسے کہتے ہین کہ جو ندی کے کنارے سے دوسرے کنارے تک
برابر کئی رسی باندہ کر اونہین تختون سے پاٹ دیتے ہین آدمی اون تختون پر
اپنے پانو سے چلکر پار ہوجاتے ہین اگرچہ اجنبی آدمی کو اسپر سے جاتے مین
بڑا ڈر لگتا ہے کیونکہ چوڑان اوسکی اکثر ہاتھہ دو ہاتھہ سے زیادہ نہین رہتی اور پاٹ
ندیون کا سو سو دو دو سو ہاتھہ ہوتا ہے اور سہارا ہاتھہ سے تھامنے کو صرف نہین
رسونکا ملتا ہے لیکن چھینکا اسسے بھی بدتر ہے وہ ایک رسا ہوتا ہے اس پار
سے اوس پار بندہا ہوا اور اوسمین ایک چھینکا لٹکا ہوا اور پھر چھینکے مین ایک رسی

بندھی ہوئی آدمی اوس پھینکے مین بیٹھہ جاتا ہے تب ملاح اوسے اوس رسی سے
جسکا ایک سرا اوس پھینکے مین بندھا ہوا اور دوسرا دوسرے کنارے پر اونکے ہاتھہ مین
رہتا ہے کھینچ لیتے ہین جب پھینکا بیچ مین پہنچکر رسی کے جھٹکون سے ہلنے لگتا ہے
اور نیچے دریا سمندر کیطرح پتھرون سے ٹکراتا ہوا نظر پڑتا ہے تب انجان آدمی کا تو ہوش
اوڑ جاتا ہے اور کیونکر نہ اوڑے جو رسی ٹوٹے تو حضرت بیچ ہی مین لٹکتے رہ جاوین
اور جو رسا ٹوٹے تو پھر دریا مین غوطے کھاوین مشک پر ایسی وحشت نہین ہے
جہان پانی کا زور بہت نہین ہوتا وہان ملاح جسے پہاڑ مین دریای کہتے ہین اپنی
مشک پر پیٹ کے بل پڑ جاتا ہے اور پار ہونے والا اوسکی پیٹھہ پر دوزانو ہو بیٹھتا
ہے وہ ملاح اپنے پیرونکی تو پتوار بناتا ہے اور دونو ہاتھہ نمین دو چپو رکھتا ہے اونہین
کھیکر پار پہونچ جاتا ہے مشک روجھہ یا بیل کے چمڑے کی بنتی ہے اور بہت بڑی ہوتی
ہے برہم پوتر جسے تبت والے سانپو کہتے ہین مان سروور کے پاس ہمالے
کے اوتر جانب سے نکلکر کچھہ اوپر سترہ سو میل بہتا ہوا سمندر کے پاس آکر گنگا مین
ملجاتا ہے نرمدا سون کے منبع سے پاس سے نکلکر سات سو میل بہتی ہوئی
بھروچ کے پاس کھنبہات کی کھاڑی مین جا گرتی ہے اور اوسکے دہانے سے
کچھہ دور دکھن رخ سورت سے دس کوس نیچے تاپی ندی جو بیتول کے پاس
پہاڑ سے نکلی ہے ساڑھے چار سو میل بہکر سمندر سے مل گئی ہے مہا ندی ناگپور
کی عملداری سے نکلکر پانچسو میل بہتی ہوئی کٹک کے پاس گئی وہان ہو کر سمندر مین

گری ہے گوداوری پچہم گہاٹ مین ترمبک سے نکلکر تبروا اور بان گنگا کو جو
دونو ندیان گونڈوانے کے علاقے سے نکلی ہے لیتی ہوئی نوسو میل بہسکر
راج ہمیندری کے نیچے سمندر سے ملی ہے کرشنا بہی انہین پہاڑونمین
ستارے کے نزدیک مہابلیشور سے نکلکر مال پربہ گٹ پربہ بہیما تنگ بہدرا
وغیرہ ندیونکو جو اونہین پچہم گہاٹ کے پہاڑونسے نکلی ہین لیتی ہوئی سات سومیل
بہکر مچہلی بندر کے پاس سمندر سے ملگئی ہے جتنے قسم کے قیمتی پتہر ہیرا سنیا
وغیرہ اس ندی کے بالومین ملتے ہین اوتنے اورکسی مین بہی ہاتہ نہین لگتے
اور کاویری نیل گری مین اتگمنڈ سے نکل کر کچہہ اوپر چارسو میل بہتی ہوئی ترچناپلی
سے تہوڑی دور آگے سمندر مین کہپ گئی ہے دکہن کے پہاڑونمین ان کرشنا
کاویری وغیرہ ندیون کے درمیان جہان کشتی کا گذر نہین ہوسکتا بانس کے ٹوکرے
مین جو چمڑے سے مڑہی رہتی ہے بیٹہہ کر پار اوترتے ہین غرض نامی ندیان تو
یہی ہین جنکا بیان ہوا اور باقی چہوٹی چہوٹی تو اتنی ہین کہ جنکی گنتی بتلانا بہی مشکل ہے
مگر اونمین سے بہت انہین اوپر لکہی ہوئی ندیون مین مل گئی ہین ہندوستان کی
کی ندیان برسات مین سب بڑہتی ہین مگر جو ہمالے کے برفی پہاڑ سے نکلی ہین
وہ گرمی مین بہی برف گلنے کے سبب کچہہ تہوڑی بہت بڑہ جاتی ہین نقشے
مین ندیونکا بہاؤ دیکہنے سے ملک کا نشیب فراز بہی بخوبی معلوم ہوجاتا ہے
جہانسے ندیان نکلتی ہین وہان ضرور پہاڑ یا اونچی زمین رہتی ہے اور جس طرف

کو وے بہتی ہین وہ اُس سے نیچے اور نشیب مین ہوتی ہے ۞

نہر — نہر بڑی اس ملک مین دو ہی ہین ایک تو جمنا کی جو پہاڑ سے کاٹ کر دلّی مین
لائے ہین اور جسکا ایک شعبہ پچہم مین ہریانے تک پہونچکر وہان ریگستان مین
کہپ جاتا ہے اور دوسری گنگا کی جو ہردوار سے کاٹ کر دوآبے مین لائے
ہین جمنا کی نہر تو فیروز شاہ تغلق جو ۱۳۵۱ع مین تخت پر بیٹہا تہا پہاڑ سے
سفیدون کے پرگنے تک جو دہلی سے تخمیناً تیس[۳۰] کوس ہوویگا اور شاہجہان
سفیدون سے دلی تک لایا تہا لیکن پہر بہت دنون تک بے مرمت پڑے
رہنے سے بالکل خشک ہوگئی تہی سو اب سرکار انگریزی نے بخوبی مرمت کروا کے
اور پانی پہر اوسی طرح سے جاری ہو گیا لوگون کو بڑا آرام ہوا دلّی والون کے
گویا سوکہے کہیت پہر لہلہائے اور گنگا کی نہر سرکار انگریزی کی طرف سے بنکر
طیار ہوئی ہے اس نہر کے جاری ہوجانے سے اب قحط اس دوآبے مین
کبہی نہین پڑیگا ۞

جہیل — جہیل ہندوستان مین بڑی کوئی نہین اور چہوٹی بہی بہت کم ہین چلکا
کٹک کے پاس جو چوبیس میل لمبی اور آٹہہ میل چوڑی ہے پانی کہارا اور
اور کچہہ کم زیادہ دو لاکہہ من نمک ہرسال وہان اوسے تیار ہوتا ہے پلی کاٹ
یا پلیاکٹ جسے کوئی پرلے گہاٹ بہی کہتا ہے اتنی ہی بڑی کرناٹک مین ہے
کولیرو کرشنا اور گوداوری کے بیچ مین چہیالیس میل لمبی اور چودہ میل

چوڑی ہووے گی سامبہر جے پور اور جودہپور کی عملداری کے بیچ مین بیس میل لمبی ہے اور دو میل چوڑی ہے سامبہر نمک اوسی مین پیدا ہوتا ہے جب گرمی مین اوسکا پانی سوکہتا ہے تو اوسکے کنارونپر یہہ نمک جم جاتا ہے لوگ کہود کہود کر اوٹہا لاتے ہین اور اکثر اوسکے کنارونپر کیاریان بناکر اونمین اوسکا پانی لے آتے ہین وہی پانی سوکہکر نمک بن جاتا ہے اولر کشمیر کے علاقے مین سولہ میل لمبی اور آٹہہ میل چوڑی اور گہری اتنی ہے کہ ابتک کسی نے اوسکی تہاہ نہین پائی وتستا ایک طرف سے اوسکا پانی لیتی ہوئی بہتی ہے سنگہاڑے اوسمین بہت افراط سے ہوتے ہین ❊ اب سوچنا چاہیئے کہ جس ملک مین اتنی ندیان بہتی ہین اور

نباتات

پانی کی ایسی افراط ہے تو پہر اوسکی زمین اوپجاؤ اور زرخیز کیون نہو اور یہی باعث ہے کہ جو اس ملک کی زمین زرخیزی مین مشہور بلکہ ضرب المثل ہوگئی ہے یہان سال مین دو دو فصل اور کہین تین تین فصل بہی کاٹتے ہین اور ایسی شاذ و نادر کوئی چیز نکلے گی جو یہان پیدا نہوتی ہو برفستان اور ریگستان میدان اور کوہستان سمندر سے نزدیک اور سمندر سے دور گرم اور سرد خشک اور تر سب طرحکے ملکون کے پہل پہول اور دوا اور غلّے یہان موجود ہین آدمی کی طاقت نہین جو یہانکے جنگل پہاڑونکی جڑی بوٹیونکا بہید جان لیوے یا جتنے اقسام کے درخت اونمین ہوتے ہین سب کی گنتی کرے صرف وے سب کہ جو ہمیشہ ہم لوگون کے کام مین آتے ہین اونکا نام نیچے لکہا جاتا ہے کہیت مین یہان جو گیہون چاول چنا جوار

باجرا مونگ سونٹھہ مکی اُرد مسور مٹر کودو کراو ارہر مڑوا
تل تیسی رائی سرسون زیرا سونف اجوائن دہنیا کاہو کاسنی
میتھی کنگنی سانوا چینا کولتھہ باتھو پہاپرا رگی سونٹھہ
ہلدی سن تنباکو مجیٹھہ مرچا کسم کپاس پوست نیل
اوکہہ کیسر کچور ریٹری اروی شکر قند زمین قند رتالو
بنڈا کہیرا کگڑی تری آرئی کدو کوہڑا پیٹھا تربوز خربوزہ
بہنڈی یوڑا سیم آلو گوبہی پلول کریلا مولی گاجر شلغم پیاز
لہسن ہینگ آدی چوک چقندر بیگن اورباغ اورجنگل پہاڑمین
سیب ناشپاتی بہی گلاس بادام پستہ انگور آلوچہ آلوبخارا
شہدانہ شفتالو شہتوت زردآلو اخروٹ آم امرود انار
آملا کولا سنترا جامن گلاب جامن لوکٹ لیچی پہالسا کہرنی
کیلا کمرکہہ انجیر شریفہ نیبو چکوترا انناس پپیا کٹہل
بڑہل کروندا بڑ بہیڑا بیر بیل اسٹابری نکورس بہری
کیپہل تاڑ کہجور ناریل سپاری تیزپات چہوٹی بڑی الایچی
جائپہل جاوتری دارچینی قہوہ ساگو چندن رکت چندن کانچ
کباب چینی کافور جٹامانسی اگر گوگل دہوپ لوبان عنبر
رسوت ساگون سال سیسون تن نیم املی مہوا کیکر پاکر

کھیر تیکھر پرونجا پلاس ریٹھا سیمل بڑ پیپل گدنب کچنار کیت
آمڑا جلپائی املتاس مولسری چمپا ہرسنگار چیل چلغوزہ کیلو
کایل روبان براس دیودار گگڑ مہرو بہوج پتر بیدمشک
چنار سفیدا سرو بانس بید نرکٹ کشش قلم دوب
بنفشہ چاے مہدی بہنگ دہتورا پان ٹیٹی پہوک کریل
آگ جھربیری آور پہلواریون مین گلاب کیوڑا بیلا چنبیلی جاہی جوہی
سیوتی مدن بان موگرا رای بیل نرگس سگندہرا سوسن
گیندا گل داؤدی گل مہدی گل دوپہریا گل عباس گل خیرو گل اشرفی
سورج مکھی بابونہ نازبو لٹکن جہومکا امربلس ڈبلیا آور پانی
مین کول کموہنی کہانا شولا سنگہاڑا کسیرو وغیرہ کثرت سے
ہوتے ہین سواے انکے بہت سے پہل پہول کے درخت اب انگریز
لوگون نے دوسرے ملکون سے لاکر یہان لگائے ہین اور لگائے جاتے
ہین کہ جنکا ہندی مین نام ہی نہین ملتا ڈاکٹر والیچ صاحب نے چارسوچہپن (۴۵۶) قسم
کی لکڑی جنسے یہان کاٹ کی چیزین بنتی ہین جمع کی تہین سہارنپور مین سرکاری
باغ کے درمیان پانچ ہزار قسم سے زیادہ اور کلکتے مین سرکاری باغ کے
درمیان جسکا گہیر قریب تین کوس کے ہوویگا دنس ہزار قسم سے زیادہ درخت
اور پودہے لگائے ہین اور ڈاکٹر ویٹ صاحب صرف مندرج جاڑے سے

لاکہہ قسم سے اوپر درخت اور پودے ہے جمع کرکے انگلستان کو لیگئے گیہون نالیو
کا مشہور ہے چاول باڑے کا سا جو پٹنا ورے کے ضلع مین ہے کہین نہین
ہوتا۔ پلاؤ بہت مزہ دار اور خوشبودار بنتا ہے سیر بھر چاول سیر بہی بہر گہی
جذب کر جاتا ہے اور پہول کر چار سیر کی برابر ہو جاتا ہے چینا کولتھہ باتہو بہا بہر
یہہ چارون اونے قسم کے غلّے صرف ہمالے کے پہاڑی علاقو نمین ہوتی ہین
اور رگی دکہن کے پہاڑونمین تنباکو بہلسا سا کہین نہین ہوتا اس پیڑ کا یہان پہلے
کوئی نام بہی نہ جانتا تہا جہانگیر بادشاہ کے اشتہار سے جسکا ذکر اوسنے اپنی
کتاب مین لکہا ہے معلوم ہوتا ہے کہ یہہ کام کی چیز امل ہی اول اوسکے یا اوسکے
باپ اکبر کے وقت مین فرنگی لوگ امریکا سے لائے ابتو اتنا پہیل گیا کہ لوگون کو
اس بات کا یقین آنا بہی مشکل ہے کپاس اگرچہ امریکا مین بہی ہوتا ہے لیکن پرانے
برّاعظم کے سب ملکونمین اسے بہارت برش سے پہلا سکندر جب ستلج تک
آیا تہا تو اوسکے ساتہہ والون نے کپاس کا پیڑ دیکہکر بڑا تعجب کیا اور اپنی کتاب
مین اوسکا نام اون کا پیڑ لکہا اور اوسکی یہہ شرح کی کہ یونان مین جو اون بہیڑون
کی پیٹہہ پر جمتا ہے وہ ہندوستان مین پیڑون کے بیچ پہلتا ہے بیچارون نے
روئی پہلے کبہی نہ دیکہی تہی صرف پوستین اور اونی کپڑے پہنتے تہے یہان
روئی مالوے کے درمیان بہت پیدا ہوتی ہے پوست جسمے افیون نکلتی ہے
مالوے مین بہت ہوتا ہے اور وہانکی افیون اول قسم کی گنی جاتی ہے سوا اسکے

بنا رس اوس پٹنے کے آس پاس بہی بویا جاتا ہے نیل ترہت مین بہت ہوتا ہے
او کہہ اسی جگہ سے بہت ولایتو مین بہیجی جاتی ہے پرانے یونانیون نے اس ملک کی پاشنی
کہا کر بڑا تعجب کیا او رکتابو مین لکہا کہ ہندوستان کے آدمی بہی مکہیون کی طرح پیڑون کے
رس سے شہد بناتے ہین کیسر یعنے زعفران کی کہیتی کشمیر کی طرف پامپور پرگنے مین ہوتی
ہے اور کہین نہین جمتی وہان کیسر اونچی زمین پر بوتے ہین جسمین پانی بالکل نہ ٹہیرے
آبپاشی کبہی نہین کرتے جڑ اوسکی پیاز کے گٹہے کی طرح ہوتی ہے اور وہی گٹہے
بوئے جاتے ہین پیڑ اور پتے اوسکے کُش گہاس سے ملتے ہین اور پہول
اودے رنگ کا کوار کاتک مین کہلتا ہے اوسی پہول کے اندر زرد زرد ریشے
یعنے یہہ کیسر رہتی ہے کشمیر مین کیسر پندرہ روپیہ سیر ملتی ہے اور چالیس
پچاس ہزار روپیہ کی پیدا ہوتی ہے تربوز شیرینی مین الہ آباد کا مشہور ہے
اور خربوزے جمالی آگرے کے آلو گوبہی بہی ہندوستان کی ترکاری نہین ہے
تنباکو کیطرح امریکا سے آگئین شلغم بہوٹان مین بہت بڑا اور میٹہا ہوتا ہے
پیاز بمبئی کی مشہور ہے بینگن کا بیڑ سندہ اور ملتان کی طرف ہوتا ہے سیب
ناشپاتی بہی گلاس بادام پستہ انگور آلوچہ آلوبخارا شاہدانہ
شفتالو شہتوت زردآلو اخروٹ یہ سب کشمیر مین بہت اچہے او رکئی قسم
کے ہوتے ہین اور ہمالیہ کے متصل دوسرے سرد ملکو مین بہی ملتے
ہین مگر گلاس کشمیر کے سوا اور کہین نہین ہوتا بہت نازک اور وہانکے

میوونکا سردار ہے فصل اسکی پندرہ بیس روز سے زیادہ نہین رہتی
ساونون کے مہینے مین پہلتا ہے انگور کشمیر مین کشمشی بہت اچہا ہوتا ہے
بیج بالکل نہین پچہے کا گپہا شربت کے گہونٹ کی طرح نگل جاؤ مگر کنا ورسا اس ولایت
مین کہین نہین ہوتا گچہے اور دانے بہی بڑے اور نہایت میٹہے ہوتے ہین اور
اور وہان سستی بہی اتنی کہ چار پیسے کو ایک آدمی کا بوجہہ لیلو شفتالو چمبے سے
بہتر دوسری جگہ نہین پہلتا آم بمبی کے برابر کہین نہین ہوتا مگر بنارس اور مالدہ
کا بہی بہت مشہور ہے اس ملک کا خاص میوہ ہے دوسری ولایت مین
نہین ملتا اور دنیا کے سب میوونکا نچوڑ ہے اسکا نام امرت پہل لوگون
نے بہت ٹہیک کہا امرت بہی اس سے زیادہ لذیذ نہوگا بڑے آم سیر سیر
سے بہی اوپر وزن مین اوترتے ہین آملا اور امرود بنارس مین بہت عمدہ
ہوتا ہے گولا سلہٹ سا شیرین کہین نہین پایا جاتا اور وہان اسکے جنگل کے
جنگل کے جنگل گہرے ہین روپیے کے ہزار ہزار تک بکتے ہین کٹہل اتنا بڑا ہوتا ہے
کہ شاید ایسے ویسے کمزور آدمی سے اوٹہہ بہی نسکے آسام بری مکو رس
بہری اور کیپہل اوترا کہنڈ کے ملکو نمین اچہے ہوتے ہین ہر بلاسپور کی
مشہور ہے مگر سوکہی ہوئی دو تولہ سے بہاری نہین ہوتی تاڑ دکہن
پائین گہاٹ مین اتنے بڑے ہوتے ہین کہ اوسکے دو تین پتونسے چہپر چہا جاوے
ناریل اور سپاری سمندر کنارے کے ملکون مین جمتے ہین دور نہین ہوتے

تیزپات الایچی جاپہل جاوتری دارچینی قہوہ ساگو چندان رکت چندن
اور کالی مرچ کے درخت دکہن مین خاص کرکے تالو کیرل کچھی اور
ترہ انکوڑو کے درمیان ہوتے ہین تیزپات اور بڑی الایچی نیپال مین بہی
بڑی افراط سے اوگتی ہے ساگو کے درخت کی ٹہنیان کاٹ کرا ونہین پانی
مین کوٹتے بہگاتے اور دہوتے ہین اونکا جوست نکلتا ہے اوسیکو چلنی سے
گرم توون پر چاستے ہین وہ بہن کر دانے دانے سا ہو جاتا ہے اور ساگو دانے
کے نام سے بکتا ہے چندن اور رگت چندن کے پیڑ مدہان پچہم گہاٹ مین
ملیاگر پر بہت ہین چندن مین خوشبو رہے اوسمین کہتے ہین کہ کیڑا اور مورچہ
نہین لگتا اسلئے ہتیار وغیرہ چیزونکے رکہنے کیوا سطے جسمین زنگ یا کیڑا
لگنے کا خوف ہے امیر لوگ چندن کے صندوق بنواتے ہین سنگلاخ
زمین مین چندن کے درخت اچہے ہوتے ہین اور سب سے اعلے چندن
اون درختون مین اوس مقام کا ہے جو زمین کے نیچے اور جڑ کے ریشون سے
اوپر رہتا ہے اور جسکا رنگ خوب گہرا ہوتا ہے چندن کاٹ کر چہینے دو دو مہینے
تک مٹی مین داب رکہتے ہین حکمت اوسمین یہہ ہے کہ اوپر کا چہلکا جہانتک
ناکارہ ہوتا ہے بالکل دیمک کہالیتی ہے اور خوشبودار گودا سارا باقی
رہجاتا ہے کالی مرچ آسام مین بہی ہوتے ہین اور ناغورکا درخت
منی پور مین جمتا ہے اگر سلہٹ کے جنگل مین اور گوہاٹی ستاندہ مین بوتا

لوبان کے پیڑ ترو الکوڑ و مین اور صبرا اور رسوت کے درخت کانگڑہ
مین کثرت سے ہین ساگون کی لکڑی کے جہاز بنتے ہین اسلئے وہ بڑے کام
کی چیز ہے یہہ درخت اکثر پچھم گہاٹ پر اور چٹ گانو مین سمندر کے متصل ہوتا ہے
اور سال جسکا ہردوار کے پاس پہاڑ کی ترائی مین بڑا بہاری جنگل ہے اکثر عمارت
کے کام مین آتا ہے کہیر تیکہر جرونجا بہت کرکے بندہیہ کے پہاڑ مین
اور چیل چلغوزہ کیلو کایل روبان براس دیودار کگڑ مہرو بہوج پتر ہمالے
کے کوہستان مین ہوتے ہین چیل کا گوند بروزہ اور تیل تار پین کہلاتا ہے
پہاڑی لوگ شمع اور مشعل کی جگہ رات کو اوسکی لکڑی جلاتے ہین کیلو کایل
اور دیودار یہہ تینون صنوبر کی قسم ہین اور سوا سو ہاتھہ سے بہی زیادہ
اونچی ہوتی ہین بان کو انگریزی مین اوک کہتے ہین براس کے پہول لال لال
بہت بڑے اور خوبصورت ہوتے ہین بہوج پتر اوسی جگہ ہوتا ہے جہانسے
برفستان کا آغاز ہے بارہ ہزار فٹ سے نیچے ہرگز نہین اوگتا بید مشک
چنار اور سفیدا سیب کشمیر کے درخت ہین بید مشک سے کیوڑے کی طرح عرق
نکالتے ہین وہ کیوڑے سے بہی زیادہ فائدہ رکہتا ہے بید پچھم گہاٹ کے
پہاڑونمین سوا دو سو فٹ تک لمبا ہوتا ہے چاے کے پیڑ اب سرکار کے حکم
بموجب دیہرہ دون اور کانگڑے کے پہاڑونمین لگنے لگے ہین پہلے چاے
چین کے سواے اور کہین نہین ہوتی تہے مگر اب معلوم ہوتا ہے کہ ان

اترا کھنڈ کے پہاڑ و نمین بہی ویسی ہی ہو جاویگی سرکار نے اس بات کے لئے
بہت روپیہ خرچ کیا ہے اور اوسکی طیاری کے واسطے چین سے بلاکر وہان کے
آدمی نوکر رکھے ہین کیونکہ جب پیڑ سے پتے توڑتے ہین تو اونکو آگ پر گرم کرکے
ہاتہو نسے ملنے مین بڑی ہوشیاری اور واقفکاری چاہئے کئی بار اونکو آگ پر سکینا
پڑتا ہے اور کئی بار ہاتہو نسے ملنا نا واقف آدمی سے یہہ کام کبہی نہین بن پڑتا
آشام کے ضلع مین بھی بوئی جاتی ہے پان اس ملک کی تحفہ چیز و نمین گنا جاتا
ہے بلکہ یہہ بہی ایک رتن کہلاتا ہے کہانا پرنیا کے تالابو نمین پہلتا ہے گلاب
غازی پور اور اجمیر مین بہت ہوتا ہے اور چنبیلی جونپور اور بارہ مین لیکن سب
سے زیادہ تعجب کا درخت ہندوستان مین بڑ ہے کہ جسکی تعریف دوسری ولایت
والون نے اپنی کتابو نمین بہت ہی لکھی ہے جس کسی مقام مین پانی کے نزدیک
کوئی پرانا بڑ رہتا ہے اور اوسپر طاؤس اور بندر ناچتے کودتے ہین نہایت دلچسپ
اور پر فضا معلوم ہوتا ہے اور اوسکی بہت سی ٹہنیان جو زمین مین جڑ پکڑتے ہین
گویا دالان اور بارہ دریان بنجاتی ہین ایک بڑکا درخت جسے لوگ تین ہزار برس
کا پرانا بتلاتے ہین نرمدا ندی کے کنارے بہڑونچ کے پاس اتنا بڑا ہے کہ جسکے
نیچے سات ہزار آدمی اچھی طرح آرام سے ڈیرہ سکین اوسکا گھیرا چودہ سو ہاتہہ کا
ہوویگا اور اوسکی ٹہنیان جو زمین مین جڑ پکڑ گئی ہین تین ہزار سے کم نہین نام اوسکا
وہان والے کبیر بڑ کہتے ہین سواے اسکے چہیری سے پچہم جہان ہر جو

گنگا سے ملتی ہے مانجھی نام بستی کے پاس ایک بڑ کا درخت اتنا بڑا ہے
کہ جسکا سایہ گرمیون مین دوپہر کے وقت بارہ سو فٹ کے گھیرے مین پڑتا ہے؛

حیوانات

جاننا چاہیئے جہان پانی اور نباتات کی اسقدر کثرت ہوگی وہان حیوانات بھی
ضرور زیادہ رہینگے جنگلی جانورونمین ببر شیر بگھیرا چیتا ہاتھی گینڈا
ارنا ریچھ سور بھیڑیا ہرن بارہ سنگھا روجھ پاڑھا ساہی گیدڑ
لومڑی خرگوش سیاہ گوش بن بلاؤ اود بلاؤ طرح بطرح کے بندر
اور لنگور کستوریا ہرن گگر سکین گھوڑل سراگاے ایل گلھری
نیولا گرگٹ اور گھریلو جانورونمین گھوڑے گدہے اونٹ خچر
گاے بھیس بھیڑ بکری دنبے کتے بلی اور پرندونمین مثال
جیجورانا کہلیج پلاس کستورا اونکار نوری باندھنو چکور تیتر
بٹیر مرغ مرغابی سارس بگلا بطک چکوا لال بلبل لوا توتا
مینا کاکاتوآ طاؤس کوکلا اگن شیاما کویل پپیہا باز بہری
شکرا شاہین گدھ چیل کوا ہدہد کھنجن بیا گوریا پنڈکی
کبوتر انکے سوا چوہے چھچھوندر چمگادڑ سانپ اجگر بچھو گوہ
کن کھجورا بجہر پسو مکھی شہد کی مکھی بھڑ بھونرا جگنو تتلی دیمک
اور ریشم قرمز اور لاکھ کے کیڑے بھی اس ملک مین بہت ہوتے ہین
ندی اور تالابون مین مچھلی مینڈک جونک اور کچھوے رہتے ہین

اور بڑے دریاؤنمین مگر اور گہڑیالونکا ڈرہے دکہن مین سمندر کے
کنارے کوڑی اور موتی والے سیپ بھی ہوتے ہین ببر اوس قسم کا
شیر ہے جسکی گردن پر گہوڑے کے بالونکی سے بہبرے جہبرے بال
رہتی ہین اور زور آور دلیری مین شیر سے کہین زیادہ ہوتا ہے سنسکرت
مین اوسے سنگہ اور کیسری اور انگریزی مین لاین کہتے ہین یہہ جانور
اب بہت کم رہ گئے کبہی کبہی ہریانے کے جنگلون مین ملجاتے ہین
شیرونکی ترائی اور سندربن مین کثرت ہے چیتا یہانکے امیر ہرن
مارنے کے لئے پالتے ہین شکار کے وقت اس جانور کو آنکہونمین پٹی
باندہ بہلی پر بٹہا ساتہہ لیجاتے ہین جب کسی طرف ہرنونکا جہنڈ نکلتا ہے تو فوراً
اوسکی آنکہہ سے پٹی ہٹا دیتے ہین اور وہ بجلی کی طرح لپک کر اونمین سے
ایک کو جا ہی دباتا ہے ہاتہی اور گینڈے رنگپور سلہٹ آشام ترا
اور چٹ گانو کے جنگلونمین بہت ہین مگر ہاتہی دکہن کے جنگل مین بہت
اچہا ہوتا ہے اور ہمالے کی ترائی مین جو پکڑا جاتا ہے وہ ایسا بڑا ا
اوسکا چہرہ اتنا اوبہرا ہوا نہین رہتا ہاتہی پکڑنے کے لئے جنگلونمین گڑہے
کہود کر مٹی سے سب معلوم ڈہک دیتے ہین جب ہاتہیونکا جہنڈ اودہر آتا ہے
تو جو اونمین گر رہتا ہے اوسیکو پکڑ لاتے ہین مگر سندربن کے نزدیک
زمین دلدل ہونے کے باعث گڑہا کہودنا مشکل ہے اسواسطے ہاتہی کے

پکڑنے والے چالیس پچاس آدمی اکٹھا ہوکر پلے ہوئے ہاتھیون پر سوار
بڑے بڑے مضبوط رسّون کے پہندے بناکر جنگل مین جاتے ہین جب
جنگلی ہاتھی انکے ہاتھیون کے مارنے کے لئے ہلا کرکے آتے ہین تو یے
اونکو پہندونمین پہنسا لیتے ہین کوئی اوسکی گردنمین رسّا ڈالتا ہے اور کوئی دم
مین کوئی اوسکی سونڈ پہنساتا ہے اور کوئی پیر کس لیتا ہے غرض اون رسّونکا
ایک ایک سرا اون پلے ہوئے ہاتھیونکی کمر مین بندہا ہے رہنے کے سبب پہر وے
جنگلی ہاتھی بہاگ نہین سکتے اور چارون طرف سے جکڑے جاتے ہین مگر اس
کام مین خطرہ جان بڑا ہے اسلئے اکثر ہاتھی پکڑنے والے ایک بڑا باڑا بیچ
مین خوب مضبوط لکڑی گاڑکر اوسکے گرد خندق کہود دیتے ہین اندر جانے کو
صرف ایک دروازہ رکہتے ہین لیکن وہ بہی اس وضع کا کہ جیسے جنگلون مین
جانی کی راہ رہتی ہے جو ہاتہی کو معلوم پڑجاسے کہ یہہ دروازہ آدمی کا بنایا ہے
تو ہرگز اوسکے اندر پیر نہ دہرے کیونکہ یہہ جانور بڑا ہوشیار ہوتا ہے اور اوس
باڑے سے ملا ہوا اوسیطرحکا ایک چہوٹا سا باڑا رکہتے ہین کہ جسمین جاکر
پہر ہاتہی گہوم نہ سکے غرض جب وہ باڑے تیار ہوجاتے ہین تو بہت سے
آدمی اون جنگلون کو جاگہیرتے ہین کہ جنمین ہاتہی رہتے ہین اور دور دور سے
اس طرح پر ڈہول وغیرہ کی آوازین کرتے ہین اور آگ جلاتے ہین کہ اون
ہاتہیونکا جہنڈ ہلتے ہلتے اوسی باڑے کے دروازہ پر آجاتا ہے اور جب

ہاتہی اوس باڑے کے اندر چلے جاتے ہین تو یہہ لوگ فوراً اوسکا دروازہ خوب
مضبوط بند کر دیتے ہین جب ہاتہی کوئی راہ نکلنے کی نہین پاتے اوسوقت بہوا اونکو
غصّہ ہوتا ہے وہ تماشا دیکہنے کے لایق ہے غرض کچہہ دن مین بہوکہہ پیاس
اور دوڑنے سے وے سست اور کاہل ہو جاتے ہین تب اندر سے اوس چہوٹے
باڑہ کا دروازہ کہولتے ہین اور جونہی ایک ہاتہی اوسکے اندر آجاتا ہے فی الفور
اوسکو بند کر دیتے ہین اس چہوٹے باڑے کے گرد مچان بندہے رہتے ہین ہاتہی
جگہ کی تنگی سے گہوم بہی نہین سکتا بالکل بے قابو ہو جاتا ہے یے مچانون پر چڑہ کر
اچہی طرح اوسے رسّون سے جکڑ لیتے ہین اون رسون کو اپنے سدہے ہوئے
ہاتہیون کی کمر سے کس کر تب اوسے باہر نکالتے ہین اور کسی درخت سے باندہ دیتے
ہین اسیطرح ایک ایک کرکے جب سب ہاتہیون کو نکال چکتے ہین تب پہر آہستہ
آہستہ اونکو کہلا پلا کر بتدریج آدمیون سے پرچا لیتے ہین سابق مین یہان کے
رجا اور بادشاہ لڑائی کے وقت دشمن کی فوج کے سامنے اپنے سدہائے
ہوئے مست ہاتہیونکی سونڈونمین دودہارے کہانڈے دیکر ہلوا دیتے تہے
مگر اب توپ کے آگے بیچارے ہاتہی کی کیا پیش جا سکتی ہے صرف سواری
اور باربرداری کے کام مین آتے ہین پورو راجا نے جہلم کے کنارے
پر دس ہزار جنگی ہاتہیون کے ساتہہ سکندر کا مقابلہ کیا تہا آصف الدولہ کے پاس
سب سے بڑا ہاتہی جو بترا کے جنگل سے پکڑا گیا تہا ساڑہے دس فٹ اونچا تہا

مگر اسکاٹ صاحب کے لکھنے سے دریافت ہوا کہ اونھون نے اوس جنگل مین
بارہ فٹ دو انچہ تک اونچا ہاتھی سنا تہا روس کے پادشاہ بڑے پیٹر کو ایران کے
پادشاہ نے جو ہاتھی تحفہ بہیجا تہا اور جسکی کہال ابتک وہانکے عجائب خانے مین
رکھی ہے سولہ فٹ اونچا تہا معلوم نہین کہ اسی جگہ سے گیا تہا یا کسی دوسرے ملک
سے آیا گینڈے سے مضبوط دنیا مین کوئی دوسرا جانور نہین اسکا چمڑا ایسا
کڑا ہوتا ہے کہ اوسپر سواے گولی کے تیر تلوار اور کوئی بہی ہتہیار کچہہ کام نہین کرتا
ڈہال اچہی اوسی کے چمڑے کی بنتی ہے اس جانور سے نہ شیر لڑنا چاہتا ہے اور نہ
اسکو ہاتھی چہیڑتا ہے اسے جنگل کا شاہنشاہ کہنا چاہیئے اگرچہ ڈیل ڈول مین
ہاتھی سے چہوٹا ہے مگر جب اوسکے پیٹ مین اپنی کہاگ مارتا ہے تو پہر ہاتھی
چت ہی گر پڑتا ہے اور گینڈے کا کچہہ بہی نہین کر سکتا یہہ جانور صرف گہاس پتے
کہاتا ہے اور جب تک کوئی اسے نہ ستاوے تو یہہ بہی کسی جاندار کو کچہہ تکلیف نہین
دیتا آرنا بہینسا بہی بڑا خوفناک جانور ہے جسکے سینگ تو دس فٹ تک لمبے ہوتے
ہین کستوریا ہرن ہمالے کے پہاڑون مین ہوتا ہے لوگون نے یہہ بات
بہت غلط مشہور کر رکہی ہے کہ اوسکی پیر کی نلی مین جوڑ نہین ہوتا اور وہ بیٹہہ نہین
سکتا جسطرح اور سب جانور چلتے پہرتے دوڑتے بیٹہتے ہین اسیطرح وہ بہی سب
کام کرتا ہے جانورون مین جب اونچے پہاڑون پر برف بہت پڑجاتی ہے تب
یہہ نیچے اوترتا ہے اونہین دنون مین اسکا شکار ہوتا ہے اس جانور کی ناف

مین ایک چھوٹی سی تھیلی رہتی ہے جسکو نافہ کہتے ہین اوسکے اندر مشک ہے
جب اوسے مارکر پیٹ سے نافہ نکال لیتے ہین تو مشک اوسمین لہو اور گوشت کی طرح
تر و نمناک رہتا ہے دہوپ مین رکھکر سکھا لیتے ہین جو مشک کہانے مین بہت
تلخ اور تیز ہو وہ اصل و خالص اور جو کسیلی یا دوسرے مزے پر ہو اوسے
بناوٹ سمجھنا چاہیئے بڑے گلہ سکین گہوڑل سُرا گائے اور ایل یے سب نور
برفی پہاڑون کے نزدیک ہوتے ہین سکین ایک طرحکا جنگلی بہیڑا ہے لیکن
سینگ اوسکے ایسے بھاری ہوتے ہین کہ ایک آدمی سے نہین اوٹھ سکتے
گائے کو سُرا اور بیل کو یاک کہتے ہین اونکے بدن پر ریچھ کی طرح بڑے بڑے
لمبے بال رہتے ہین اور اونکی دم کا چونر بنتا ہے وہانکے لوگ ان یاک بیلون
پر سواری بھی کرتے ہین جن دشوار گذار پہاڑون مین گھوڑا ٹٹو نہین جا سکتا وہان
وے یاک پر چڑھ کر بخوبی بے کھٹکے چلے جاتے ہین ایل ایک قسم کی گلہری ہے جو
چمگادڑ کی طرح اوڑتی ہے گھوڑے یہان دکھن مین بہیما ندی کے کنارے
جو تیلئے کیت سیاہ زانو ہوتے ہین بہت عمدہ ہین اور کاٹھیا واڑ اور لکھی جنگل
بھی گھوڑے کے واسطے مشہور ہے کاٹھیا واڑ کا گھوڑا کودنے پھاندنے مین
خوب چالاک ہوتا ہے کہتے ہین کہ اوس کنارے پر کبھی کسی عرب کا جہاز غارت
ہوگیا تھا اوسیکے گھوڑون کے پھیلنے سے وہان اونکی نسل درست ہوئی ہے
اور لکھی جنگل کا گھوڑا ڈیل ڈول مین بہت بڑا رہتا ہے پانچ پانچ ہزار تک

بہی اوسکا دام اونہتا ہے اونٹ جو وہیور کا مشہور ہے سو کوس تک ایک
دنمین جا سکتا ہے گاے بہنیس گجرات ہریانا سندہ ملتان وغیرہ پچہم کی
دودہ بہت دیتی ہین اور بیل بہی وہانکے مشہور ہین ییے جانور دکہن مین بہت
خراب ہوتے ہین قد کے چہوٹے اور دودہ بہی تہوڑا دیتی ہین برفی پہاڑونمین
بہیڑ کا اون بہت اچہا اور بکری کے بال کے اندر پشمینہ ہوتا ہے دریاے سندہ
ندی کے کنارے سب ضلعون مین ہوتے ہین پرندون کے درمیان
مثال جیجورانا کہلینج اور پلاس برفستان کے نزدیک پہاڑونمین اور کستورا
اور اونکار کشمیر مین ہوتا ہے مثال دیکہنے مین طاؤس کیطرح خوبصورت
مگر دم اوسکی سی نہین رکہتا جیجورانا نوری اور باندہنو ییے بہی بہت خوبصورت
ہوتے ہین اونکار کے سر مین سیاہ پرونکی ایک اچہی لمبی کلغی رہتی ہے *
کہ جو اکثر اس ملک کے بادشاہ راجا اور سردار اپنی ٹوپی اور پگڑیونمین لگاتے
ہین چکور تیتر مرغ لال بلبل لوا لڑنے مین اور توتا مینا کاکاتوآ
آدمی کی بولی بولنے مین مشہور نوری باندہنو اور توتے وغیرہ سندربن
او ترائی کے جنگل مین زیادہ ملتے ہین طاؤس کوکلا اگن شیاما کستورا
کویل اور پپیہے کی آواز بہت شیرین ہوتی ہے باز بہری شکرا
اور شاہین امیر لوگ چڑیونکا شکار کرنے کے لئے پالتے ہین بیا اپنا گہونسلا

* انگریزی مین اس جانور کو ہرن کہتے ہین *

بنوی کاریگری سے بناتا ہے چٹائی کیطرح بنتا ہے اور تین اوسمین گہر لہتا ہے باہر
نر کے لیئے بیچ کا مادہ کے لیئے اور اندروالا بچّے کے لیئے اور درخت کی ایسی
پتلی ٹہنیون سے بلکہ کہجور کے پتون سے اوسے لٹکاتا ہے جسمین انڈون تک
سانپ نہ پہونچ سکے اکثر جگنو کیڑے اوٹہالاتا ہے کہ جسمین رات کو گہونسلے کے اندر
روشنی رہے سچ پوچہو تو پرندونمین ایسی ہوشیاری کسی مین نہین یہہ چہوٹی سی
چڑیا آدمی کے سکہلانے سے بڑے بڑے کام کرد کہلاتی ہے توپ پر چہوٹے پچے
سے بتّی لگادیتی ہے بدکار آدمی اُسکے لیئے عورتونکی ٹکلیات کہلا کر اشارہ
کردیتے ہین یہہ فوراً اوتار لاتی ہے سبحان اللہ کیا قدرت ہے اور سچ وہ کیا
رحیم اور کریم ہی جسنے ایسی ایسی چڑیون کو یہہ سمجہ دی سانپ اس ملک مین بعضے ایسے
زہریلے ہین کہ جنکا کاٹا آدمی پہر پانی نہ مانگے اور اجگر دکہن کے جنگلونمین چالیس فٹ
تک لمبے ہوتے ہین مچہلیونمین کلکتے کے بیچ تپسیا مچہلی کی بڑی تعریف ہے کہتے
ہین کہ اوسکے مزہ کو کوئی نہین پہنچتی ملبار مین مچہلیون کی اتنی افراط ہے کہ بعضے
وقت گہوڑون کو دانے کے بدل مچہلیان کہلادیتے ہین جونکین دکہن کے گہاٹونمین
بہت ہوتی ہین یہانتک کہ برسات مین مسافر کو راہ چلنا مشکل پڑتا ہے گہڑیال گنگا مین
بیس بیس ہاتہ تک لمبے ہوتے ہین کوڑیان سمندر کے کنارے اس کثرت سے ملتی ہین
کہ وہان والے چونا بہی کوڑی جلا کر بناتے ہین موتی والے سیپ ملک دکہن
کے نیچے سمندر مین ہوتے ہین لوگ غوطہ مار کر بہت سے سیپ باہر نکالتے

بلکہ ہزارون سمندر کی تہاہ سے نکال لاتے ہین اور گڑہے کہود کر مٹی مین داب
دیتے ہین جب تہوڑی دیر بعد وے سب مرجاتے ہین تب ایک ایک کو اوس
گڑہے سے نکال کر چیرنا شروع کرتے ہین بہت تو خالی جاتے ہین کسی مین موتی
نکل آتا ہے سانپ اور شیر کو سب کوئی موذی اور برا کہتا ہے مگر سوچ کر دیکہو تو
اس آدمی کا دل خوش کرنیکے لئے کتنے جاندار ستائے جاتے ہین

معدنیات

کہان اس ملک مین لوہا تانبا سیسا سرمہ گندہک ہڑتال
نمک کوئلا مرمر ریشم بلّور عقیق ان سب چیزونکی موجود ہے
اور ہیرا بہی بہت اچہا اور بیش قیمت نکلتا ہے تہا ندی کے کنارے سنبہل پور
کے علاقے مین بندیل کہنڈ مین پنّے کے درمیان دکہن مین کرشنا کے
کنارے کولور وغیرہ مقامونمین اسکی کہان ہین اور وہ مشہور بڑا ہیرا کوہ نور جو
اب سرکار انگریزی نے دلیپ سنگہ سے لیکر ملکہ معظمہ وکٹوریا کو دیا شاہجہان کے
عہد مین اسی کولور کی کہان سے نکلا تہا اور میر جملہ نے وہ اوس بادشاہ
کو نذر دیا تہا اوس زمانے مین اسکا مول چہتّر لاکہہ روپیہ آنکا گیا تہا پتہر کے
کوئلون کی قدر آگے تو کوئی نہین جانتا تہا اور نہ یہان کبہی کسیکو اسکی کہان کا
کچہہ گمان تہا مگر جب سے انگریزون نے دہوئیں کے جہاز چلائے تو یہہ کوئلا
بہی اب ایک بڑے کام کی چیز ٹہہرا بہیربہوم کے ضلع مین اسکی کہان جاری
ہے اور نربدا کنارے کے ضلعون مین بہی اسکا ہونا ثابت ہے سوا اسے

اسکے اور انواع و اقسام کے بہتیرے رنگ برنگ کے پتھر ملتے ہین کہ جو اکثر صاحب لوگ اپنے زیورونین لگاتے ہین ؀

موسم

موسم ہندوستان مین تین ہین جاڑا گرمی اور برسات اور ہر ایک فصل اپنے اپنے وقت پر اچھی بہار دکھلاتی ہے سمندر کنارے کے ملک خاص کر کے دکھن کے گھاٹون پر برسات بہت ہوتی ہے یہانتک کہ کسی جگہہ مین نونو مہینے کے لئے سارا سامان گرستی کا اکٹھا کر رکھنا پڑتا ہے مینہہ کی شدت سے باہر نکلنا نہین ہوتا اور ہمالے کے پہاڑون مین بلندی کے باعث سردی زیادہ رہتی ہے جہان برف نہین ہوتی وہان بھی جو پہاڑ چار پانچ ہزار سے اونچے ہین اونپر بیٹھہ بیساکھہ مین آگ تاپنی پڑتی ہے کناور اور کشمیر مین برسات نہین ہوتی کیونکہ اون علاقون کے چوگرد ایسے ایسے اونچے پہاڑ آگئے ہین کہ بادل جو سمندر کی طرف سے آتے ہین پہاڑونکی جڑون ہی مین لٹکتے رہجاتے ہین پار ہوکر ان علاقونین نہین پہونچ سکتے اور باقی ضلعون مین گرمی کی شدت ہوتی ہے لوئین چلنے لگتی ہین اور زمین تپنے امیر لوگ تہخانے اور خسخانے مین بیٹھکر پنکھے جھلواتے ہین اور بیچارے غریب آفتاب کی گرمی سے بیتاب رہا کرتی ہین ؀

آدمی

آدمی ہندوستان کے جوانمرد اور رحم دل ہوتے ہین یہانتک کہ بہتیرے لوگ حیوانات تو کیا بلکہ نباتات کو بھی نہین ستاتے گرم ملک کے سبب محنت کم کرتے ہین اور اکثر سست اور کاہل بلکہ آرام طلب

رہتے ہین یہانتک کہ بہت آدمی اسی شعر کے مضمون پر چلتے ہین شعر
بقدر سکون راحت بود بنگر مراتب را ٭ دویدن رفتن استادن نشستن
خفتن و مردن ٭ مگر بڑا عیب انمین یہہ ہے کہ خلایق دوست نہین ہوتے اور حُب
وطن نہین رکہتے اپنا نام بڑہانے کے لئے ضرور کوئی تالاب اور پل وغیرہ
بنواتے ہین مگر جو کام ایسا ہو کہ اونسے اکیلے نہ بن سکے اور دس پانچ آدمی
ملکر اوسے چندے کے طور پر بنوانا چاہین تو آدمین اونکو ایک پیسا بہی دینا گران
گذرتا ہے غرض یہان کے آدمی جو کام کرتے ہین سو صرف اپنے نام کے
لئے اگر اوسے دوسرونکا بہی بہلا ہو جاوے تو خیر لیکن صرف دوسرے آدمیون
کی بہبودی و آرام کے لئے ہرگز کوئی کام نہ کرینگے چہرہ انکا بادامی آنکہین
لمبی پتلیان کالی ناک تیکہی قد میانا کمر پتلی بال لمبے اور کالے رہتے ہین اس
ملک مین خاندان کو بہت بچاتے ہین اکثر جیسے خاندان کے آدمی ہوتے ہین
ویسی ہی صورت و سیرت رکہتے ہین عالی خاندان کے آدمی حسین اور نیک ذات
ہوتے ہین اور اسیطرح پنچ قوم کے آدمی کم اصل بدشکل کالے اور بدکہنے ہوتے
ہین مگر یہہ بات کچہہ سب جگہ نہین ہے کہین کہین اسکا برعکس بہی دیکہنے مین آتا ہے
قومون کی تفریق اسطرح پر کہ ایک دوسرے کا چہوا نہ کہاوے صرف اسی ملک مین ہے
یہہ بات دوسری کسی ولایت مین نہین اول تو براہمن کشتری بیشیہ
اور شودر یہہ چاری بڑی قومین تہین مگر اب انسے سینکڑون نکل گئین

روپیہ اس ملک کے آدمیون کا شادی اور غمی مین بہت خرچ ہوتا ہے سوا انکے
جو لوگ نیک فہم ہین وے اپنی دولت تیرتہہ جاترا اور لنگر خیراتہ وکار ثواب اور مندر
دہرم شالا کنوا تالاب پل سرا وغیرہ بنانے مین بہی اوٹہاتے ہین
اور سدابرت جاری کرتے ہین اور کم فہم اوسکو نیے ناچ رنگ اور تماشہ بینی مین آگے
اوڑا دیتے ہین باقی گذارا انکا بہت تہوڑے سے مین ہو جاتا ہے کہانے پہننے
اور رہنے کے لئے انکو بہت نہین چاہئے زیور پہننا اور نوکر بہت سے رکہنا یہی
اکثر دولتمند و مفلس مین فرق ہے عورتین یہانکی شرم کرتی ہین اور پردے مین
رہتی ہین آگے یہہ بات نہ تھی جب سے مسلمانون کی عملداری آئی تب سے یہان
یہہ رسم جاری ہوئی آگے رانیان راجاؤن کے ساتہہ دربار مین بیٹہتے تہین
شادی اس ملک مین بہت چہوٹی عمر مین کر لیتے ہین اور اسی باعث مرد اکثر دراز
عمر اور شہزور نہین ہوتے ستی برتا دہرم اس ملک کا سا اور کہین بہی نہین
یہان اعلی قوم کی عورتین ہرگز دوسری شادی نہین کرتین بلکہ اپنے شوہر کی لاش کے ساتہہ
چتا پر بیٹہہ کر جل جاتی تہین سرکار نے اب اس ستی ہونے کی بری رسم کو موقوف
کر دیا سابق مین لونڈی غلام بہی یہان بیچے اور مول لئے جاتے تہے مگر سرکار
کے اقبال سے اب یہہ بہی بے انصافی دور ہو گئی صرف ایک بڑی بات ابتک جڑ سے
نہین گئی اگرچہ سرکار اوسکے رفع کرنے مین بہت جد و جہد ا عدکو شش
کر رہی ہے تاہم ہوئے جاتی ہے بعضے بعضے بعضے سنگدل بہ چہوت

اپنی لڑکیون کو مار ڈالتے ہین کہ جسمین کسی کا سسرا نہ بننا پڑے اصل تو جانور
کا ستانا ہی برا ہے جسمین بھی انسان اشرف المخلوقات کو اوسپر بہی عورت
کو اور ستو بہی اوس حالت مین کہ جسے دیکہکر دیو بلکہ ملک الموت کو بہی رحم آوے
اور جسکا حال سنکر پتہر بہی پسیج جاوے ہم نہین جانتے کہ ایسے آدمیون کو
کیسی سزا دینی چاہیئے پہانسی تو انکے واسطے کچہہ بہی نہین ہے یہہ اپنی پوری
سزا کو تبہی پہونچینگے جب دوزخ کی آگ مین جلینگے ہندو مردونکو آگ مین جلاتے
ہین اور مسلمان مٹی مین داہتے ہین مگر پارسی لوگ نہ جلاتے ہین نہ دباتے وے
اپنے مردونکو ایک کہلے مکان کے بیچ کہ صرف اسی کام کے لئے بنا ہے وہان
مین رکہہ دیتے ہین بہیل گوند چوار دہانگر کولی وغیرہ کو جو جنگل پہاڑ وغیرہ
بستے ہین انگریز لوگ اس ملک کے قدیمی باشندے یعنی بہوسے ٹہراتے
ہین اور کہتے ہین کہ براہمن کشتری اور بیشیہ اوتر یا پچہم سے آکر پہلے
ملک سارسوت یعنی کشمیر لاہور ملتان اور سندہ وغیرہ مین بسے
اور پہر آہستہ آہستہ سارے ہندوستان مین پہیل گئے اور اس بات
کے ثابت کرنے کے لئے بڑی بڑی دلیلین لاتے ہین غرض یہہ تو ہمنے
وے باتین لکہین جو تہوڑی بہت سارے ہندوستان مین ملینگی لیکن یاد رکہنا
چاہیئے کہ یہہ ایسی بڑی ولایت ہے کہ اسمین ایک ایک صوبے کے درمیان
کئی طرحکے آدمی بستے ہین اور جدا ہی رنگ روپ پہناوا اور چال ڈہال رکہتے

ہین اوترا کہنڈ کے آدمی خصوصاً گنگا اور سندہ ان دونو ندیون کے باشندہ
گورے خوبصورت اور سیدہے سادے سچے ہوتے ہین عورتین وہانکی
ایسی حسین کہ گویا کہانی قصے کی پریونکو پر کاٹ کر چھوڑ دیا ہے کشمیر کی ہمیشہ سے
مشہور ہین مگر کم اونکی ذرہ موٹی ہوتی ہے جمون چمپا کانگڑہ اور کہلور ان
علاقونکی کشمیر سے بہی بہتر ہوتی ہین لیکن یہہ ہم اونہین لوگونکا حال کہتے ہین
جو برفستان سے ورے نیچے پہاڑونمین بستے ہین ورنہ ہمالے کی جانب
شمال برفستان کے درمیان تو بہوٹئے لوگ نہایت غلیظ اور بدشکل ہوتے
ہین پیاس بجہانے کے لئے جہرنونمین گاے بیلون کے طرح منہہ لگا کر
پانی پیتے ہین ہاتہہ سے نہین چہوتے پہر بدن دہونے کی تو کیا بات ہے
پوشاک مین کشمیر کی عورتین صرف ایک گلے کا کرتا یعنے پیرہن مگر ایڑی تک
لٹکتا ہوا پہنتی ہین اور سر سے ایک سہ گوشہ رومال پٹی کی طرح باندہ لیتی
ہین گنگا سے پورب نیپال وغیرہ اوترا کہنڈ کے علاقون مین لوگ ناٹے
ہوتے ہین اور اونکی چہاتی اور کندہا چوڑا بدن گول گول اور گٹہیلا چہرہ چکلا
آنکہین چہوٹی اور ناک چپٹی ہوتی ہے اوترا کہنڈ کے ملکون مین عورتین شرم
کم کرتی ہین اور سواے خاندانی آدمیون کے اون سبکو وہان اختیار ہے
کہ چاہین جتنی شادیان کرین اور چاہین جس مرد کے پاس جا رہین جب کوئی
عورت ایک مرد کو چہوڑ کر دوسرے کے پاس جاتی ہے تو وہ اوسکا پہلا شوہر

اوس دوسرے سے کچھہ روپے جو اوسنے شادی کے وقت خرچ کئے تھے
ضرور لے لیتا ہے اور اسیطرح جب وہ عورت دوسرے کو چھوڑکر تیسرے
کے پاس پہونچتی ہے تو وہ دوسرا اپنے روپے اوس تیسرے آدمی سے
وصول کرلیتا ہے عورت کیا یہہ تو درسنی ہنڈی ٹہیری اور جب کئی بہائی ملکر
پانڈوان کی طرح ایک ہی عورت سے شادی کرلیتے ہین تو پہلا لڑکا بڑے
بہائی کا بیٹا کہلاتا ہے دوسرا دوسرے بہائی کا اور تیسرا تیسرے بہائی کا
اسی حساب سے لڑکے بٹ جاتے ہین سندہ کنارے کے ملکون مین
ہندو مسلمانون سے بہت کم پرہیز رکھتے ہین بلکہ کسی جگہ تو آپسمین شادی بیاہ
بہی کرلیتے ہین پنجاب کے سکہہ حجامت نہین بناتے جوان اچھے شکیل اور سجیلے
ہوتے ہین پوشاک اونکی سپاہیانہ اور دانت پان نہ کہانے سے سفید
موتیونکی لڑی سے رہتے ہین اوس ملک مین عورتین بہی تنگ مہری کا پاجامہ
پہنتی ہین راجپوتانے کی عورتون کے گہاگہرون کا گہیر بہت بڑا رہتا ہے ڈاڑہی
رکہنے کی وہان بہی چال ہے اور کچی رسوئی کی چہوت بالکل نہین مانتے بنئے مہاجن
کو نائی دال بہات اور روٹی پروس دیتا ہے لکہنو والونکا پہناوا زنانا ہے پائجامہ
کی مہریان اتنی چوڑی رکہتے ہین کہ اوٹہاوین تو سرتک پہنچے اور پگڑیونکا گہیرا
اتنا بڑا کہ چہتری کا بہی کام نہ پڑے بوجہہ مین تو چہوٹی گٹہری سے کم نہوگی بلکہ
کہین کہلجاوے تو اندر سے گز گودڑ کا ڈہیر اتنا نکلے کہ ایک ٹوکری بہرے

بنگالی بڑے کم ہمت اور بزدل بلکہ ڈرپوک ہوتے ہین اور سندیس اور منڈا
کہاکہا کر اکثر بوڑہے ہونے پر تندیلے ہوجاتے ہین یہہ لوگ انگریزون
کی طرح سر کہلا رکہتے ہین بادشاہی محلون کے لئے انہین بنگالیون کو
خوجہ بناتے تہے عورتین وہان کی صرف ایک دہوتی پر کفایت کرلیتے ہین
مگر اوسے بہی اس ڈہب سے لپیٹتی ہین کہ ننگی اور کپڑے والیون مین تہوڑا ہی
فرق رہجاتا ہے دکہن مین خصوصًا کاویری پار مسلمانون کی عملداری پختہ نہونے
کے باعث ابتک بہت باتین اصلی ہندو مذہب کی دیکہنے مین آتی ہین آدمی
وہان کے ناٹے ہوتے ہین دہوتی دوپٹہ اور پگڑی پہنتے ہین عورتین ساڑہی
باندہتی ہین مگر مردونکی طرح لانگہہ کس لیتی ہین اس سبب سے اونکی پنڈلیان کہلی
رہجاتی ہین شرم بالکل نہین کرتین گہوڑون پر سوار ہوکر پہرتی ہین بہت سی رسم
اور رواج اور لوگونکی چال ڈہال اور صورت شکل جو خاص کسی ایک ضلع سے علاقہ
رکہتی ہے اور اونکا احوال سننے لایق ہے وہ سب اونہین ضلعون کے ساتہہ بیان
ہونگی یہان موقع نہین ہے ؁

مذہب یہان ہمیشہ سے دو چلے آتے تہے ایک بید کے موافق اور دوسرا
بید کے برخلاف یہہ بات خود بیدون سے ثابت ہے اور جو لوگ بید کو نہین
مانتے تہے وہ اسرا اور راکششون مین گنے جاتے تہے بودہہ اور جینی
بید کو نہین مانتے اور حیوان کی جان لینا بہت برا سمجہتے ہین دو ارہائی ہزار

برس کا عرصہ گذرتا ہے کہ یہہ مت بڑا غالب ہوگیا تہا اور سارے ہندوستان مین
راجا پرجا سب لوگ اسی مت کو مانتے تہے صرف قنوج ایسی جگہون کے قریب جوار
مین کچہہ کچہہ بیاس کے ماننے والے رہ گئے تہے شنکر اچارج کے عہد مین وہ
مت دور ہوا اور بید کی بزرگی پہر چمکی آب بڑے مذہب تو یہان شیو شاکت بیشنو
بیدانتی اور جینی ہین مگر قسمین انکی ہزارون ہی ہوگئین تسو لے اسکے آٹہوین حصے
سے زیادہ اس ملک مین مسلمان بستے ہین اور لاکہون ہی اب عیسائی
ہوتے چلے ہین ٭

علم

علم کی جڑ یہی ملک ہے اسی ملک سے علم نکلا تہا سب سے پہلے اسی ملک کے
آدمیون نے تحصیل علم پر دل لگایا اور یہان کے علما و فضلا ہمیشہ سے مشہور و
معروف اور دوسری ولایتون مین سر نام رہے مصر اور یونان والے جنہون
نے سارے فرنگستان کو آدمی بنایا اپنے بڑے بڑے حکیم اور عالمون کے
حال مین یہی لکہتے ہین کہ وے ہندوستان سے تحصیل علم کر آتے تہے سکندر
اتنا بڑا بادشاہ جسکے دربار مین ارسطو ایسے بڑے بڑے لایق حکیم و عالم موجود
تہے اس ملک سے ایک پنڈت کو جسکا نام وہان والے کلن لکہتے ہین اور اصل مین
کلیان معلوم ہوتا ہے بڑی خوشامد سے اپنے ساتہہ لے گیا تہا اوسوقت
اوسکے ساتہہ کوئی بڑا پنڈت تو کاہے کو گیا ہوگا کسی ایسے ویسے ہی
نے یہہ بات قبول کی ہوگی لیکن یونان والے اوسکی تعریف یون لکہتے ہین

که جتنے دن وه سکندر کے پاس رہا اوسنے اپنے چلن مین ذره بهی فرق نه آنے دیا
اور ابهی طرح هندو کا دهرم نباہا اور جب بہت بڈها ہوا تو اون سب کے سامہنے خوشحال
کرکے اپنے تئین آپ آگ مین جلا دیا ایران کے نامی بادشاه بہرام نے یہان سے
گانیوالے بلوائے تهے علم موسیقی ابتک بهی هندوستان سا دوسری جگهه نهین هے
بغداد کے بڑے خلیفه مامون نے یہان سے بید منگوائے تهے اور همیشه اونهین
بیدونکی دوا کهاتا تها پستکین بهی اس ولایت مین الهیات نجوم هیئت هندسه جغرافیه
تواریخ اخلاق صرف نحو عروض وقوافی منطق جرثقیل طب موسیقی سالوتری
ناٹک صلاح رانی علاج فیل امتحان جواهرات وغیره سب علمونکی سنسکرت
اور پراکرت مین ابهی ابهی موجود تهین مگر مسلمانون نے اپنی عملداری مین هندوونکے
شاستر غارت کردئے اور پهر بدعملی اور بے انتظامی هونے کے باعث ان علمونکی
خواهش نه رهنے سے گهٹتے گهٹتے اونکا پڑهنا پڑهانا ایسا گهٹ گیا که ابتو جو کوئی پستک
بهی هاتهه لگتی هے تو اوسکا پڑهانے اور سمجهانے والا نهین ملتا مسلمان بادشاهون
کے عهد مین لوگ فارسی عربی سیکهتے رهے اب ان دنون علم انگریزی نے ترقی
پائی هے سرکار نے هندوستانیون کے حال پر رحم کهاکر اونکی تعلیم کے لئے
جا بجا مدرسے مقرر کردئے هین اور روز بروز نئے مقرر هوتے جاتے هین
امید هے که اس انگریزی زبان کے وسیله سے پهر بهی همارے ملک کے
آدمی سب علمونمین طاق هوجاوین اور جو سب نئی نئی باتین فرنگستان والونے

اپنی عقل اور تجربے کے زور سے نکالی اور ثابت کی ہین اور نسے بڑے فائدے
اوٹھاہین ؛

زبان

زبان اس ملک مین اب اردو مقدم گنی جاتی ہے مگر یہہ صرف تہوڑی ہی دنون سے
جاری ہوئی ہے اردو کے معنی لشکر مین جب ترک افغانون اور مغلونکی ہندوستان
مین بادشاہت ہوئی اور اونکی آدمی یہان لشکر کے درمیان بازاریون کے ساتھ
ہر وقت خرید و فروخت مین بولنے چالنے لگے تو اونکی عربی فارسی اور ترکی ان لوگونکی
ہندی کے ساتھ * ملکر یہہ ایک جدا بولی بن گئی اور اسکا نکاس اردو یعنے بازار سے
ہونے کے باعث نام بہی اسکا اردو زبان رکہا گیا مہاراج پرتہی راج کے بہاٹ چندنے
جو دوہرے بنائے ہین وہ اوسے اصلی ہندی بولی مین ہین جو مسلمانون کے چڑہاؤ
سے پہلے اس ملک مین بولی جاتی تہی اب جس بولی مین فارسی عربی کے الفاظ زیادہ
رہتے ہین اور فارسی حرفونمین لکہی جاتی ہے اوسے اردو کہتے ہین قدیم زمانے
مین یہان پراکرت یعنے ماگدہی زبان بولی جاتی تہی بودہ مت اور جین مت
کی بہت پستکین اوسی زبان مین لکہی ہین مگر سنسکرت جسمین بید اور پران وغیرہ

* پرانی پستکون مین جو دس زبان لکہی ہین یعنے پنچ گور اور پنچ دراوڑ پنچ گور
مین سارسوت کانیہ کبج گوڑ متہلا اور اوڑیسہ اور پنچ دراوڑ مین تامل مہاراشٹر
کرنات تیلنگ اور گزجر سو انمین سے جو بولی کانیہ کبج یعنے قنوج کے
قریب جوار مین بولی جاتی تہی وہی ہندی کی جڑ ہے ؛

ہندوون کے شاستر لکھے ہین ایسا معلوم نہین ہوتا کہ کبھی اس ملک کی زبان یہی
ہو اور سب لوگ سنسکرت مین بول چال کرتے ہون بلکہ اسی لئے براہمن اسے دیوبانی
یعنے دیوتون کی زبان پکارتے ہین مقدم زبان کہنے سے مراد ہماری اوس زبان
سے ہے جو مدھیہ دیس مین بادشاہی دربار اور دارالسلطنت مین بولی جاوے
جیسے کہ اردو دلی آگرے لکھنو مین اور مدھیہ دیس کی سب سرکاری کچہریون مین
بولی جاتی ہے ورنہ ہندوستان مین ہر جگہ کی ایک جدا بولی ہے جیسے بنگالے مین
بنگالا بھوٹ مین بھوٹیا نیپال مین نیپالی کشمیر مین کشمیری پنجاب مین پنجابی سندھ مین
سندھی گجرات مین گجراتی رجپوتانے مین دیسوالے برج مین برج بھاکھا ترہت
مین میتھلی بندیل کھنڈ مین بندیل کھنڈی اڑیسے مین اڑیا تلنگانے مین تلنگی
پونا ستارے کیطرف مہاراشٹر کرناٹک مین کرناٹکی دروڑ مین تاملی جسے اندہر
بھی کہتے ہین بولیان بولی جاتی ہین ان سب مین برج بھاکھا بہت مشہور اور نہایت
شیرین اور ملایم اور رسیلی ہے اور کتنی ہی کابیہ کی پستکین اس زبان مین شاعرون
نے بہت عمدہ اور نامی بنائی ہین ؛

صناعت

چیزین یہان سب طرح کی بنتی ہین زندگی کی ضروری اور آرام دونو طرح کے اسباب
یہان ہاتھ لگ سکتے ہین اور سب قسم کے کاریگر یہان موجود ہین مگر تو بھی کشمیر
کی شال اور ڈھاکے کی ململ بہت مشہور ہے یہہ دونو چیز جیسی اس ملک مین بنتی
ہے دوسرے ملکون کے آدمی ہرگز نہین بنا سکتے ساری دنیا کے بادشاہ

انہین کشمیریونکے بنے دوشالے اوڑہتے ہین انگریزون نے انگلستان مین
ہزارون طرحکی کلین بنائین مگراس ملک کی سی شال اور ململ بنانے کی اونہین بہی
کوئی تدبیر نہ سوجہی نہ ایسی نرم گرم شال وہان بن سکتی اور نہ ایسی باریک مضبوط
اور ملایم ململ طیار ہوسکتی ہے اب بہی وہانکی جو نازک بدن بیبیان ہین گرمی مین ڈہاکہ
کی ململ کا گون پہنتی ہین اکبر کے عہد مین ڈہاکے کے درمیان پانچ اشرفی تک
کی ململ اور پندرہ اشرفی تک کا خاصا طیار ہوتا تہا اور دوشالا اب بہی کشمیر
مین سات ہزار روپے تک کا بنا جاتا ہے سوا اسکے کشمیر کے کاغذ اور
قلمدان بنارس کی کمخاب اور دوپٹے اور گلبدن فرخ آباد کی چہینٹین ملتان
کے ریشمی کپڑے اور قالین مرشدآباد کی بوندا اور کورے دلّی کے آئینے
اور نیچے غازی پور کا گلاب شاہجہان پور کا قند امروہے اور جبار کے
گلی برتن گیا اور جی پور کی کالے اور سفید پتہرون کی چیزین بہت عمدہ اوراچہی
ہوتی ہین ✽

تجارت

تجارت اس ملک مین کم ہے یہانکے آدمی زمینداری کی طرف بہت دل دیتے
ہین اور اپنے ملک سے نکلکر سوداگری کے لئے ہرگز نہین جاتے اگلے زمانے
مین دوسری ولایتون کے آدمی یہان آکر اس ملک کی چیزین لیجاتے تہے اور اوسکی
عوض مین سونا چاندی دیجاتی مگر اب فرنگستان والون نے کل کے زور سے
چیزون کے بنانے مین محنت اور وقت گہٹا کر اونہین ایسا ارزان کر دیا اور سستی

اور صفائی مین اس درجے کو پہنچایا کہ ساری دنیا اونہین کی چیزین پسند کرتی ہے
اور ہندوستانیونکی بنائی ہوئی کو نہین پوچہتا بلکہ ہندوستانی لوگ بہی اپنے
سب کام اونہین ولایتی چیزون سے چلاتے ہین اپنے ملک کی بنی ہوئی چیز سے
راضی نہین ہوتے اگلے زمانے مین ایران توران اور روس یونان وغیرہ
ملکون کے سوداگر خشکی پشاور کی راہ سے اونٹون پر مال لیجاتے تہے اور مصر اور
عرب کے بیپاری سمندر کی راہ جہاز لاتے تہے مگر یہہ جہاز اوستے ہی دور
مین چلتے تہے جسے خلیج عرب کہتے ہین وے لوگ تب علم جہاز رانی مین ایسے
اوستاد اور آزمودہ کار نہ تہے کہ کنارہ چہوڑکر دور خلیج سے باہر بڑے سمندر
مین اپنا جہاز لیجاتے فرنگستان والے سمندر کی راہ اپنے جہاز ہندوستان مین
لانے کے واسطے بہت ترستے تہے اون دنونمین بہی عرب اور مصر والون کی
طرح جہاز چلانے مین ہوشیار و واقفکار نہ تہے اور نہ علم جغرافیہ اچہی طرح جانتے
تہے سمندر کو بے کنارا اور دشوار گذار سمجہکر ہمیشہ اپنے جہازون کو کنارے کے نزدیک
رکہا کرتے پہلے تو وہان والے ہندوستان مین آنے کے لئے اپنے جہاز
اوتر کے سمندر مین لے گئے اس منصوبی پر کہ روس اور چین سے گہوم کر یہان
پہونچین مگر جب کتنے ہی جہاز اوس سمندر کی جمی ہوئی برف مین پہنس کر تباہ ہوگئے
اور روس کی حد سے آگے نہ بڑہ سکے تب اوس راہ کو چہوڑکر پچہم طرف اٹلانٹک
سمندر مین چلے وہان اونکا جہاز امریکا کے براعظم مین جا لگا اور آگے نہ بڑہ سکا

تب ناچار وکہن کی راہ لی اور افریقہ کے کنارے کنارے کیپ اوگوڈ ہوپ
سے جسے کوئی راس خوش امید بھی کہتا ہے مڑکر ہندوستان مین آئے
جس فرنگی نے یہہ سمندر کی راہ فرنگستان سے ہندوستان کو نکالی نام
اوسکا واسکوڈی گاما تہا آٹھوین جولائی ۱۴۹۷ء کو کہ جس زمانے مین
سلطان سکندر لودہی دلی کے تخت پر تہا واسکوڈی گاما تین جہاز لیکر
پرتگال کی دارالسلطنت لسبن سے وہانکے بادشاہ کے حکم بموجب ہندوستان
کی راہ ڈہونڈہنے کے واسطے نکلا اور ساڑہے دس مہینے کے عرصے مین
اوسکا جہاز کلی کوٹ مین آکر لگا غرض فرنگیونکا یہہ پہلا جہاز تہا کہ جسنے ہندوستان
کا کنارہ چہوا اور واسکوڈی گاما پہلا فرنگی تہا کہ جو سمندر کی راہ سے اس ملک
مین پہونچا اور کلی کوٹ پہلا شہر تہا جسمین انکا قدم آیا کہتے ہین کہ جب واسکوڈی گاما
کے جہاز لسبن سے چلے تہے تو وہان والونکو ان جہازون کے پہر دیکہنے
کی امید نہ تھی اور ان جہازیونکو مردونمین شمار کر چکے تہے جب انکے جہاز پہر کر
لسبن مین پہونچے تو وہانکے بادشاہ اور رعیت سبکو نہایت خوشی ہوئی اور
بڑی ہی شادمانی منائی پرتگال والون کی دیکہا دیکہی پہر فرنگستان کے اور لوگ
بہی اپنے جہاز اس راہ سے یہان لانے لگے اور ہندوستان کی تجارت
سے بڑے بڑے فائدے اوٹہانے اور جب سے دہوئین کے جہاز بننے
لگے تب سے تو یہانکا آنا جانا فرنگستان والونکو اور بہی بہت سہل ہوگیا اور

اگرچہ سوئیز کی گردن زمین کے پاس تہوڑی دور خشکی تو ضرور جانا پڑتا ہے مگر
ریلریعنی سے میڈیٹرنین سی مین چلے جانے سے یہہ راہ فرنگستان کی
بہت نزدیک پڑتی ہے اس راہ یہانسے دہوئین کے جہاز پر انگلستان تک
جانے مین ڈیڑہ مہینا بہی نہین لگتا فرنگستان اور امریکا سے یہان شراب
کپڑے ہتہیار اوزار برتن دہات خوشبو کتابین زیور کہانے اور لکہنے پڑہنے
کی چیزین کلین کہلونے مکان آراستہ کرنے کے اسباب اور طرح طرح کے
عجائب و غرائب آتے ہین اور یہانسے نیل شورہ افیون ریشم ہاتہی دانت روئی
چاول شکر گوند جواہر شال ململ گرم مصالح اور دوائیان اون ملکون کو جاتے
ہین سوای ان ملکون کے ایران توران تبت افغانستان برہما چین عرب
مصر وغیرہ ایشیا اور افریقہ کے ملکونسے بہی اس ملک کی تجارت جاری ہے
اپنے ملک مین یعنے ایک شہر سے دوسرے شہر کو ہندوستانی لوگ جہان
دریا ہے وہان کشتی پر اور جہان سڑک ہے وہان گاڑیون پر اور ریگستان مین
اونٹون پر اور پہاڑو نمین بہیڑ بکرے اور یاک بیلون پر اور باقی جگہون مین بیل ٹٹوا
اور خچرون پر تجارت کا اسباب لیجاتے ہین بہت جگہون مین سال بسال
میلے ہوا کرتا ہے کہ جسمین سب اطراف و جوانب کے بیپاری مال لاتے ہین
ہردوار کا میلا جو ہر سال میگہہ کی سنکرات کو ہوا کرتا ہے اس ملک مین
سر نام ہے مگر اوسمین بہی بارہوین برس جو کنبہ کا میلا ہوتا ہے

وہ بہت ہی بہاری ہے کبھی کبھی
بیس لاکھہ تک آدمی
اکٹھا ہو جاتے
ہین

تمام شد